ہفت روزہ

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۹؍نومبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۵

۲۳؍شعبان ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۹؍نبوت ۱۳۸۰ ہجری شمسی

ماہ رمضان کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے"۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان اور شھر رمضان)

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت محمد ابراہیم صاحب، حضرت مستری خدابخش صاحب، حضرت غلام حیدر صاحب، حضرت عطا محمد صاحب، حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب، حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب، اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشین تذکرہ

(انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی منعقدہ منہائم جرمنی کے موقعہ پر تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

قسط نمبر ۳

جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز کے آخری اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی روایات کے حوالہ سے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

حضرت محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد محمد بخش صاحب سکنہ گوہدپور ضلع سیالکوٹ نے ۱۹۰۳ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کی سعادت پائی۔ وہ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ 1904ء میں مقدمہ کرم دین والے کے واسطے گورداسپور میں تشریف فرما تھے یہ عاجز بھی ایک مہینے کے لیے گورداسپور حضور کی خدمت میں رہا۔ انہی دنوں میں ایک دن ظہر کا وقت آگیا۔ احباب پندرہ سولہ کے قریب ہونگے سب نے وضو کرکے نماز کی تیاری کی اور اس انتظار میں تھے کہ امام الصلوٰۃ آئیں تو نماز پڑھی جاوے۔ حضرت مسیح موعودؑ کمرہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ باہر تشریف لائے اور امام کی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ سب احباب نے پیچھے صف باندھ لی۔ حضور نے نماز ظہر اور عصر جمع کراکر پڑھائیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم اس دنیا میں نہیں بلکہ ہُوبہُو اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہیں۔ وہ لذت اور سرور جو اس نماز میں آیا کبھی زندگی بھر وہ لذت حاصل نہیں ہوئی۔ نماز کے بعد حضور کمرے میں تشریف لے گئے اور محمد افضل صاحب جو ان دنوں البدر کے ایڈیٹر تھے، انہوں نے احباب کے نام نوٹ کرلئے اور اخبار البدر میں اس کو شائع کردیئے"۔

باقی اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں

تسبیح کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر نقص و عیب سے پاک قرار دینا۔

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ آنحضرتؐ نے کثرت سے تسبیح کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نہ صرف ہر برائی و کمزوری سے پاک ہے بلکہ وہ ہر صفت محمودہ سے متصف ہے

دشمنوں کے مقابلہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ ایک صبر کرنا اور دوسرے نمازوں کو سنوار کر ادا کرنا۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶؍اکتوبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۲۶؍اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدا تعالیٰ کی صفت سبّوحیت سے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے مختلف امور کی وضاحت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے سبُّوح کے لغوی معنی بتاتے ہوئے فرمایا کہ سبُّوح اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ وہ ذات جو ہر برائی سے منزہ ہے۔ تسبیح کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر نقص و عیب سے پاک قرار دینا۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے یعنی ہر چیز اپنی خلقت میں عیب سے خالی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۷ء از صفحہ اول

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

"کرم دین والے مقدمہ میں جو ہندو مجسٹریٹ تھا اس کو آریوں اور دیگر مخالفین نے بہت اُکسایا کہ کسی طرح حضرت مرزا صاحب کو سزا ضرور دو۔ ایک دن خواجہ کمال الدین صاحب وکیل جو مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے بہت گھبرائے ہوئے آئے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے کہ خواجہ صاحب نے گھبرائے ہوئے کہا کہ کیا کرنا چاہئے، مجسٹریٹ کی نیت بہت بدلی ہوئی ہے اور وہ ضرور سزا دے گا۔ حضور کا رنگ سرخ ہو گیا اور ایک جلالی رنگ تھا۔ آپ اُٹھ بیٹھے اور فرمانے لگے۔ کون ہے جو خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈال سکے۔

حضرت محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ جب سیالکوٹ لیکچر کیلئے تشریف لے گئے اور سید حسام الدین صاحب کے مکان میں فروکش ہوئے تو میری بیوی مع اپنے بچوں محمد یٰسین اور محمد شریف احمد کے بھی حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ محمد شریف احمد کی عمر اس وقت قریباً چار سال کی تھی کہ وہ کمرہ میں اِدھر اُدھر چیزوں کو چھیڑنے لگا۔ اُس کی ماں نے اُس کو جھڑکا۔ اس پر حضورؑ نے محمد شریف احمد کو اپنی گود میں لے لیا اور تربیّت اولاد کے بارہ ہدایات کیں۔ تقریباً بیس منٹ حضور نے محمد شریف احمد کو اپنی گود میں رکھا اور فرمایا بچوں کو جھڑکنا اور مارنا نہیں چاہئے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵)

حضرت مستری خدا بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مستری خدا بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرف مومن جی۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

"میں گیارہ بارہ سال کی عمر کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پٹیالہ تشریف لے گئے تھے۔ میں اور شیخ محمد افضل صاحب ایک جماعت میں تعلیم پاتے تھے اور ان کے تایا صاحب شیخ عباداللہ صاحب حضرت صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اسوقت کوئی سلسلہ بیعت کا مجھے معلوم نہ تھا مگر شہر میں مخالفت ضرور تھی۔ جس وقت حضور تشریف لے گئے تھے تو مولوی اسحاق جو پٹیالہ کے مفتی تھے انہوں نے مخالفت میں اشتہار شائع کیے اور مناظرہ کے چیلنج بھی دئے۔ پھر جب حضرت صاحب کی طرف سے اشتہار شائع کرنے کا مضمون ملا تو شیخ عباداللہ صاحب نے کہا کہ میں اشتہار چھپوا کر شائع کر دیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وہ مضمون شیخ جلال الدین صاحب کے ہاتھ میں دیا اور مجھ کو بھی ان کے ساتھ روانہ کیا کہ اشتہار چھپوا کر لائیں۔ ہم نے وہ مضمون چھاپے خانے والے کو دیا جو کہ رجب علی شاہ شیعہ مذہب کا تھا، شیخ عباداللہ کا بہت دوست تھا۔ جب اشتہاروں کی اجرت ہم نے دینی چاہی تو رجب علی شاہ کہنے لگے کہ تم دوست آدمی ہو اور شیخ عباداللہ میرے دوست ہیں۔ ان اشتہاروں کی اجرت کیا لینی ہے۔ مگر جب جواب الجواب مخالفوں کی طرف سے اشتہار شائع ہوا تو انہوں نے اس اشتہار میں لکھ دیا کہ دعویٰ تو مسیح ہونے کا ہے مگر اشتہاروں کی اجرت بھی نہیں دی جاتی۔ جب حضور والا کی خدمت میں یہ اشتہار پہنچا تو حضور فرمانے لگے کہ ان کو ہمارے سامنے لاؤ جو اشتہار چھپوانے گئے تھے۔ چنانچہ خاکسار کو اور شیخ جلال الدین صاحب کو حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب ہم نے تمام قصہ رجب علی شاہ کا سچ سچ سنایا تو ہم دونوں کو خندہ پیشانی سے معاف فرما کر فرمانے لگے کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ چالاکی انہی لوگوں کی ہے۔ سو پہلی دفعہ حضور والا کی اس طرح زیارت نصیب ہوئی۔

پھر جب قادیان میں آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا موقع ملا تو وہ کہتے ہیں کہ جس وقت مہمان خانہ میں قدم رکھا تو حضرت صاحب یعنی میاں محمود احمد صاحب دروازہ کی دہلیز پر کھڑے تھے۔ نہایت ہی خوشی سے ملے۔ ہمارا وفد کوئی چھ آدمیوں کا تھا۔ حافظ نور محمد صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ حاجی محمد صدیق صاحب۔ محمد افضل صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خاکسار خدا بخش ...."۔

حضرت مستری خدا بخش صاحب رضی اللہ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں:

"میں جب سے احمدی ہوا تھا اس وقت سے میرے والد صاحب سخت مخالف تھے۔ اور جس پیر صاحب کے وہ مرید تھے وہ بڑے مشہور و معروف اور بڑے تقویٰ والے انسان پٹیالہ میں گنے جاتے تھے یعنی ہزاروں آدمی ان کے شہروں میں اور دیہاتوں میں مرید تھے۔ کتنی دفعہ میرے والد صاحب اپنے پیر صاحب سائیں جمال شاہ کے پاس مجھ کو لے کر گئے اور بہت کوشش کی کہ سائیں صاحب میرے لڑکے کو سمجھاؤ۔ جب بھی وہ مجھ سے گفتگو کرتے تو میں خدا کے فضل سے ان کے آگے ایسے دلائل رکھتا کہ وہ ان کو توڑ نہ سکتے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میرے والد صاحب نے اپنے پیر سائیں جمال شاہ کو اپنے گھر پر کھانے کے لئے دعوت دی۔ چونکہ میں بھی وہیں اس دعوت میں شریک تھا۔ کھانا کھانے کے بعد میرے والد صاحب نے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کی تاکہ وہ مجھکو سمجھائیں۔ پیر صاحب میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے: تم نے مرزا کا کیا دیکھا۔ تم کیوں ان کو نہیں چھوڑتے؟۔ میں نے عرض کی کہ حضرت کا چھوڑنا تو محمد رسول اللہ ﷺ کا چھوڑنا ہے میں کس طرح ان کو چھوڑ دوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی تمہارے مرزا صاحب میں روحانی طاقت ہے یا معجزہ یا کرامات رکھتے ہیں تو آئیں میرے مقابلہ پر اس طرح سے کہ میں ایک ماہ کیلئے مراقبہ میں بیٹھتا ہوں۔ وہ بھی میرے ساتھ ایک ماہ مراقبے میں بیٹھیں۔ میں بھی کھانا پینا حرام کر دوں گا وہ بھی کھانا پینا حرام کر دیں۔ دنیا دیکھ لے گی کہ کس میں روحانی طاقت زیادہ ہے اور کون فتح یاب ہوتا ہے۔ جو دوست وہاں پر موجود تھے بہت خوش اور واہ واہ کے نعرے لگانے لگے کہ پیر صاحب نے کیا ہی عمدہ کہی ہے۔ تمام میری طرف مخاطب تھے کہ اب یہ کیا کہتا ہے۔ میرے والد صاحب بھی خوش تھے کہ اس بات کا میرے لڑکے کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ میں نے نہایت ادب سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں کچھ کہوں۔ مجھے آپ کا یہ معیار مراقبہ والا قرآن مجید کے خلاف، نبی کریم ﷺ کے خلاف قابل قبول نہیں کیونکہ خدا کی کتاب یوں کہتی ہے کہ محمد رسول اللہ کے خلاف ایک قدم بھی چل کر انسان منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے آپ کا مراقبے والا معیار قابل قبول نہیں۔ چلو اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ مراقبے میں بیٹھ جاتا ہوں۔ جب تک آپ نہ کھانا کھاؤ گے میں بھی نہ کھاؤنگا اور جب تک تم نہ پانی پیو گے میں بھی نہ پیونگا۔ پھر اگر آپ مجھ پر اپنا روحانی اثر نہ ڈال سکے اور نہ مجھ کو زیر کر سکے تو ایک کاغذ بطور تمسک کے لکھ لیں کہ کم سے کم میں اگر اپنا روحانی اثر نہ ڈال سکا تو قادیان کے لنگر خانہ میں پانصد روپیہ بطور جرمانہ کے دے دوں گا۔ اس صورت میں مَیں آپ کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔ کیونکہ مرزا صاحب تو بہت دور ہیں۔ مَیں ان کا ادنیٰ غلام آپ کے ساتھ مراقبہ کرنے کو تیار ہوں۔ اس پر وہ پیر صاحب بہت خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھو یہ بہت بے ادب ہے۔ میرے والد صاحب بھی اسپر بہت خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے میرے پیر صاحب کی بہت بے ادبی کی ہے۔ چنانچہ اس غصہ میں انہوں نے تیشہ اٹھایا اور سیدھا میرے سر کی طرف چلا دیا۔ وہاں پر اتفاق سے ایک سکھ بھی آ گیا تھا اس نے اس تیشہ کو اپنے ہاتھوں میں بوچا اور مجھ کو پکڑ کر باہر لے گیا۔ میرے دل میں نہایت درد اور رونا آتا تھا کہ یاالٰہی یہ کیا معاملہ ہے۔ میں اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اگلی صبح کو قادیان میں حضور والا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں روتا تھا اور حضور کو تمام واقعہ زبانی سناتا تھا۔ حضور نے مجھ کو کچھ دودھ اور کچھ دوائی کھلائی اور بہت ساری تسلی دی۔ اور فرمایا کہ خدا کے راستہ میں جان دینی کوئی چیز نہیں بلکہ یہی اصلی زندگی ہے۔ اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں آپ سے بہت ہی خوش ہوں۔ پیر صاحب کو یہی جواب دینا چاہئے تھا جو آپ نے دیا اور فرمایا تم سب کچھ چھوڑ کر اپنے والد صاحب سے جدا ہو جاؤ۔ کسی دوسری جگہ رہائش کا انتظام کر لو۔ پس یہ حضور والا کی آخری زیارت تھی اس کے بعد پھر مجھ کو حضور سے ملنا نصیب نہیں ہوا"۔ (رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۱۲۷ تا ۱۳۵)

حضرت غلام حیدر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت غلام حیدر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں خدا بخش صاحب سکنہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ روایت کرتے ہیں:

"سال ۱۹۰۳ء میں مجھے نماز پڑھنے کا شوق ہوا۔ چنانچہ میں نے نماز پڑھنی شروع کی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بزرگ آدمی کے ہمراہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک چٹھی رساں نے مجھے کشتی نوح لا کر دی۔ اسے میں نے غور سے پڑھا۔ غیر احمدیوں نے شور مچانا شروع کیا اور مشورہ دیا کہ مخالفین کی کتابیں بھی منگوائی جاویں جو کہ منگوائی گئیں۔ پھر میں نے قرآن شریف باترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ قرآن شریف اور کشتی نوح کی تعلیم کو ایک ہی پا کر میں نے ارادہ کیا کہ اب مجھے بیعت کر لینی چاہیے۔ اسی چٹھی رساں نے پھر مجھے حضرت صاحب کا فوٹو لا کر دکھایا۔ فوٹو کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ فوٹو اسی شخص کا ہے جس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر میں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۱۲۳)

حضرت عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ساکن مکیریاں ضلع ہوشیارپور) روایت کرتے ہیں:

"۱۹۰۴ء کے اگست میں میرے مرحوم چچا مجھے اپنے ساتھ سجان پور ٹیرہ لے گئے۔ شاید فروری یا مارچ ۱۹۰۵ء تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اشتہار "عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا وَمُقَامُهَا" وہاں پہنچا۔ وہ میں نے سکول کے باہر اور شہر میں چسپاں کیا۔ ایک سادہ کار (مسلمان سنار) حسن الدین نام مجھے اس حالت میں ملا اور کہنے لگا احمدیوں کی صف لپیٹی جائے گی۔ میں نے جو جواب اس کو دیا، اسکے اصل الفاظ تو یاد نہیں رہے۔ لیکن مفہوم یہ تھا کہ چند روز تک معلوم ہو جائے گا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جاتی ہے یا تمہاری۔ اس کے بعد 3 اپریل 1905ء کی شام کو ہمارے گھر دو احمدی مہمان آ گئے۔ (بابو محمد اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر اور منشی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

کلمات تثلیث (Apostle's Creed) کی
نئی اور جدید تشریحات
عیسائی علماء کی تحریرات کی روشنی میں

سنو اب وقت توحید اتم ہے ☆ ستم اب مائل ملک عدم ہے

(انور محمود خان - لاس اینجلیز - امریکہ)

اس مختصر مضمون میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ "Apostle's Creed" کے روایتی تصور کا محققین کے جدید معانی سے تقابلی جائزہ پیش کیا جائے نیز اس جائزہ میں ان نظریات کے بارہ میں اسلامی زاویہ نظر بھی شامل کیا جائے۔ اسلامی نظریات کے ضمن میں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ رائج الوقت مسلمانوں میں جو خیالات ان عقائد کے بارہ میں پائے جاتے ہیں وہ جماعت احمدیہ کے پیش فرمودہ عقائد سے ایک حد تک مختلف ہیں کیونکہ انہی غلط تصورات کی اصلاح کے لئے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اس مضمون کے آخر میں ایک چارٹ کی شکل میں عیسائیوں کے روایتی عقائد، جدید تحقیق شدہ عقائد، عام مسلمانوں کے رائج الوقت نظریات اور جماعت احمدیہ کے پیش کردہ علم کلام کا تقابلی جائزہ حق کے متلاشی حضرات کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس تجزیہ سے یہ واضح ہو جائے گا کہ روایتی عیسائی عقائد عصر حاضر کے عیسائی اکابرین کی نظر میں کالعدم ہو چکے ہیں اور یہ عیسائی دانشور بڑی سرعت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کی تائید میں جرأت کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ یہ محض کہانی نہیں بلکہ زمانۂ حال کی انتہائی حوصلہ افزا حقیقت ہے کہ دجالیت دلائل کے اعتبار سے ملک عدم کو سدھار چکی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر آتا ہے۔

آسماں سے ہے چلی توحید خالص کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

تمام وہ عیسائی حضرات جو زبان اردو سے آشنا ہیں ان کو یہ دعوت دی جاتی ہے کہ اس مضمون کو ٹھنڈے دل سے غور و فکر سے اور تعصب کی عینک پھینک کر مطالعہ کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے عقل و دانش کے موتی جمع کریں اور خلوص دل سے صداقت کو قبول کرنے پر مستعد ہوں۔

Apostle's Creed

آیئے سب سے پہلے ان کلمات تثلیث پر ایک نظر غائر ڈالیں۔ یہ کلمات تمام دنیا کے گرجوں میں بالخصوص رومن کیتھولک کلیساؤں میں باقاعدگی سے دہرائے جاتے ہیں۔ ان کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

"میں ایمان لاتا ہوں باپ خدا پر جو کہ قادر مطلق ہے اور خالق ارض وسماء ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں یسوع مسیح پر جو کہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور جو روح القدس کی مدد سے کنواری مریم سے پیدا ہوا جس نے پیلاطوس کے ہاتھوں تکلیف اٹھائی۔ مصلوب ہوا، فوت ہوا اور دفنایا گیا اور مردہ حالت میں پڑ گیا۔ تیسرے یوم جی اٹھا اور زندہ آسمان پر چڑھ گیا اور اس وقت باپ خدا کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے۔ وہ دوبارہ دنیا میں آئے گا اور حق و باطل میں انصاف کرے گا۔"

ان کلمات تثلیث کو "Apostle's Creed" کہا جاتا ہے اور ۳۲۳ء میں یہ معرض وجود میں آئے اور اس وقت سے جملہ کلیساؤں میں عہدنامہ کی طرح دہرائے جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل روایتی عقائد ان کلمات میں پیش کئے گئے ہیں:

۱) ایک خدا پر ایمان جو قادر مطلق اور خالق ارض وسماء ہے۔
۲) یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں۔
۳) یسوع مسیح کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔
۴) یسوع مسیح صلیب پر فوت ہوئے اور بنی نوع انسان کا کفارہ بنے۔
۵) یسوع مسیح جسمانی طور پر آسمان پر چڑھ گئے۔
۶) یسوع مسیح دوبارہ آسمان سے اتریں گے اور اچھے اور برے میں انصاف قائم کریں گے۔

چوتھی صدی عیسوی میں یہ عبارت تجویز کی گئی اور دلوں میں راسخ کرنے کے لئے بار بار دہرائی جاتی ہے۔ گزشتہ ایک سو سال سے اس عبارت پر خصوصی تحقیق شروع ہوئی اور یہ سوالات سامنے آئے کہ ان الفاظ کے کیا صرف روایتی معنی کئے جائیں یا ان کا کوئی اور بھی مفہوم ہو سکتا ہے۔ محققین کی یہ جستجو اس امر کی آئینہ دار ہے کہ آسمان سے توحید خالص کی ہوائیں چل رہی ہیں کیونکہ جدید مفاہیم اس عبارت کے گزشتہ نظریات کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

اس وقت ہم مذکورہ بالا میں سے صرف تین عقائد یعنی نمبر ۲، نمبر ۴ اور نمبر ۵ کے بارہ میں محققین کی آراء اور ان کی تحقیق کا نچوڑ پیش کریں گے۔ عقائد نمبر ایک اور تین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور یہ دونوں اسلامی نظریات کا جزو ہیں۔

☆......☆......☆

عقیدہ نمبر ۲

"یسوع مسیح ابن اللہ ہیں"

اس عقیدہ کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے جسمانی اکلوتے بیٹے قرار پاتے ہیں اور اسی طرح یہ عقیدہ دہرایا جاتا ہے۔

جدید تحقیق شدہ نظریہ

"ابن اللہ ایک استعارہ ہے نہ کہ جسمانی حقیقت"۔

عیسائی محققین نے تفصیل سے اس عبارت کی تحقیق کی اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ "ابن اللہ" ایک استعارہ کے طور پر مستعمل تھا اور مرور زمانہ کے باعث استعارے کو حقیقت پر محمول کر لیا گیا۔ اس ضمن میں ذیل میں محققین کی کتب کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

Rev.Raymond Brown جو کہ ایک نامور عیسائی محقق ہیں اور ایک مذہبی ادارے Union Theological Seminary میں بائبل کے چوٹی کے عالم ہیں اپنی معروف زمانہ تصنیف "مسیح کی وفات" میں یوں رقمطراز ہیں:

"When we turn to the use of "the Son of God" by or about Jesus in his lifetime and its possible appearance in AD 30/33 in Jewish inquiries made about him, there is far less evidence than there was for "the Messiah". In ancient near Eastern and Greco-roman polytheism, rulers, heroes and wonderworkers were entitled "son(s) of God" because mythically or literally they were thought to have been begotten throuhgh a god's mating with human being. In Israelite thought angels could be called figuratively "sons of God". *(Gen.6:2;job1: 6;Ps.29: 1; dan 3:25[3:92]; etc. God could speak of Israel as " my son " (Hosea 11:1)*; and a pious individual could be referred to as "Son of God" *(Wisdom 2:18)* or a "son of Most High". *(Sirach 4:10)1*

(Apostle Creed Re-Examined. page2)

یعنی جب ہم "ابن اللہ" کے استعمال کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آیا یہ لفظ حضرت عیسیٰ کے زمانہ یا زندگی میں مستعمل تھے یعنی ۳۳-۳۰ میں اسرائیلی ماحول میں ان الفاظ کا استعمال "مسیح" کے لقب کے مقابلہ میں نہ ہونے کے برابر تھا۔ مشرقی تاریخ اور یونانی / رومی تہذیب میں جن میں متعدد خداؤں کا تصور عام تھا اور جس تہذیب میں فرمانرواؤں اور اعلیٰ کرتب دکھانے والوں، شعبدہ بازوں اور زمانہ کے ہیرو کو خدا کا بیٹے کہا جاتا تھا اور یہ تصور عام طور پر رائج تھا کہ یہ مخصوص افراد خدا کے کسی انسان کے ساتھ مخصوص تعلقات کے نتیجہ میں رونما ہوئے۔ اسرائیلی خیالات کے مطابق فرشتے بھی استعارۃً خدا کے بیٹے کہلاتے تھے۔

(Gen. 6:20, Job.1:6, Ps.29:1,Dan.3:25,&92)

خدا اسرائیل کو "اپنے بیٹے" کے طور پر یاد کرتا ہے۔ (Hosea11:1)۔ ایک نیک انسان کو بھی خدا کا بیٹا کہا جاتا تھا (Wisdom 2:18)۔ یا سب سے اعلیٰ کا بیٹا"۔ (سراخ ۴:۱۰)

ابن اللہ کے مختلف استعمالات بیان کرنے کے بعد ریورنڈ براؤن یہ لکھتے ہیں کہ "ابن اللہ" کا استعمال مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد کے زمانہ میں کسی وقت متصور کیا گیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"Thus there is reason in the Gospels, read perceptively, to think that unlike "The Messiah", the title "Son of God" was not applied to Jesus in his lifetime by his followers,or a fortiori, by himself. It was a revealed, early post-ministry insight. This would mean that the high Priest's question phrased in Mark 14:61, "Are you...the Son of the Blessed [=God]? was not the formulation in a Jewish investigation of Jesus in AD 30/33."

(Apostle Creed Re-Examined. page2)

چنانچہ انجیل کے بغور مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ "مسیح" کے لفظ کے برخلاف "ابن اللہ" کا ٹائٹل مسیح کی زندگی میں نہ ان کے حواریوں نے استعمال کیا اور نہ انہوں نے بلکہ یہ مسیح کی زندگی کے بعد کا تصور ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ Mark 14/6 کی یہ عبارت اعلیٰ پادری کا یہ سوالی فقرہ "کیا تم مقدس خدا کے بیٹے ہو"۔ اس ماحول یعنی ۳۳-۳۰ء کی اختراع نہیں۔

آریگن سٹیٹ یونیورسٹی کے مذہبیات اور کلچر کے پروفیسر ڈاکٹر مارکس برگ (Dr.Marcus Borg) نے اپنے لیکچر "مسیح ۲۰۰۰ء میں" تحریر کیا کہ عیسائی دنیا میں استعارات کا استعمال عام تھا لیکن یہ استعارات مرور زمانہ کے باعث عقیدہ میں تبدیل ہو گئے اور عقائد کا جزو بن گئے۔ اس کی مثال کے طور پر یہ استعارہ "ابن اللہ" کا ہے جو سلسلہ مراحل سے گزر کر عقیدہ کی شکل میں اپنا لیا گیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"Jesus as Son of God.
What became the dominant way of speaking about Jesus in the Christian tradition-Jesus as Son of God - provides an excellent illustration of this process. Son of God began as a relational metaphor. Within Judaism by the time of Jesus, it had a number of meanings. In the Hebrew bible, it could be used to refer to the king on the day of his coronation: "You are my son; today I have begotten you" (ps: 7). It could also be used to refer to Israel as a whole: "When Israel was a child, I loved him, and out of Egypt I called my son" (Hosea 11:1). According to Jewish traditions near the time of Jesus, this metaphor could be used to refer to other Jewish Spirit persons. What all of these have in common - the King, Israel, a Spirit person - is relationship of intimacy with God.Thus initially, to call Jesus Son of God was to speak an intimacy of relationship between jesus and God. As Son of God developed in early Christian tradition, it moved from being a relational

metaphor to being a biological metaphor in the birth stories in Matthew and Luke. In these stories, Jesus is conceived by the Spirit and, if the texts are read literally, is Son of God by virtue of having a Divine father rather than a human father. The Son of God became conceptualized. Specifically to call Jesus Son of God became an ontological and doctrinal statement about the ultimate status of Jesus, reaching its climax in Nicene Creed. There in the language of the fourth century Christian theology, with strong undercurrents of Hellenistic philosophy, Jesus is spoken of as the "only begotten Son of God", "true God of True God" and "of one substance as the father" Metaphor became a doctrine.

(Apostle Creed Re-Examined. page2)

یعنی عامۃ الناس کا یسوع مسیح کو "ابن اللہ" کہہ کر پکارنے کا طریق اس سلسلۂ مراحل کی عمدہ مثال ہے۔ "ابن اللہ" فقرہ کا آغاز استعارے سے ہوا۔ اور یہودی مذہب میں اس فقرہ کے متعدد استعمالات مسیح کے وقت میں رائج تھے۔ عبرانی بائبل میں یہ فقرہ بادشاہوں کے لئے مستعمل تھا۔ جس دن ان کی تاجپوشی کی جاتی تھی جیسا کہ لکھا ہے کہ "جب اسرائیل بچہ تھا مَیں اس سے پیار کرتا تھا اور مصر سے مَیں نے اسے بیٹا کہہ کر پکارا۔ (Hosea11:1) یہودی روایات کے مطابق مسیح کے زمانہ میں یہ استعارہ مختلف روحانی افراد کے لئے یہود میں مستعمل تھا۔ ان تمام فقرات بادشاہ، اسرائیل، ایک روحانی شخصیت میں کیا یکسانیت ہے یہی کہ ان کا خدا کی ذات سے تعلق۔ پس ابتداءً مسیح کو ابن اللہ کہنے سے مراد خدا کے مسیح سے رشتۂ الفت کا اظہار ہے۔

"ابن اللہ" کا فقرہ جب عیسائی روایات میں ترقی کرنے لگا تو محبت کے اظہار کا یہ استعارہ جسمانی رنگ اختیار کر گیا اور متی اور لوقا میں پیدائش کی کہانیاں اسی طور پر مرتب ہیں۔ ان کہانیوں میں مسیح نے روح سے جنم لیا اور ان تحریرات کو ظاہر پر محمول کر کے پڑھنے سے ابن اللہ سے مراد خدا، مسیح کا باپ قرار پاتا ہے نہ کہ انسانی باپ۔ ابن اللہ کا فقرہ پھر ایک نظریہ بن گیا بالخصوص مسیح کو خدا کا بیٹا کہنا رفتہ رفتہ ترقی کر کے عقائد کی حدود کو چھوتے ہوئے مسیح کے انتہائی مقام ابن اللہ تک پہنچا کر Nicene کے مقام پر کلمۂ عیسائیت ہو گیا۔ اس چوتھی صدی کے زمانہ میں جبکہ عیسائی مذہبیات یونانی فلسفہ کے زیر اثر تھی مسیح کو "اکلوتا بیٹا"، "حقیقی خدا کی حقیقت"، "باپ کے مادے کا ہم جنس" وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا جانے لگا۔ اس طرح استعارہ عیسائی عقیدہ بن گیا۔

وہ مزید لکھتے ہیں:

As the New Testament developed Jesus' status as Son of God was pushed further and further back into his life. According to Mark, our earlier Gospel, Jesus at his baptism heard a voice declaring him to be the Son of God. According to Matthew and Luke, written some 20 years later, Jesus was Son of God from his conception. And in he firs chapter of John, that which became incarnate inJesus was "from the beginning". Thus Jesus" status as Son of God was finally pushed back into the time before his life. Again we see the process whereby Son of God undergoes a development that moves from metaphor to ontological claim."

(Apostle Creed Re-Examined. page 3)

یعنی جیسے جیسے نیا عہد نامہ مترتب ہوتا رہا ویسے ویسے "ابن اللہ" کا فقرہ تاریخی طور پر پیچھے کی جانب دھکیلا جانے لگا۔ چنانچہ مرقس میں جو کہ ابتدائی انجیل ہے۔ مسیح نے اپنے بپتسمہ کے وقت یہ آواز سنی کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ مگر متی اور لوقا کے مطابق جو ۲۰ سال بعد ترتیب دی گئیں۔ مسیح پیدائش کے وقت سے خدا کے بیٹے تھے۔ اور John کے پہلے باب میں مسیح شروع ہی سے خدا کے بیٹے تھے۔ الغرض مسیح کے بارے میں ابن اللہ کا تصور اس کی زندگی سے پہلے متصور ہونے لگا۔ ایک مرتبہ پھر ہمارا مشاہدہ بتلاتا ہے کہ "ابن اللہ" کا فقرہ رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے استعارے سے حقیقت اور پھر عقیدے کا جزو بن گیا۔

اب اس جدید نظریہ کے بعد اسلامی نظریہ اس بارے میں دریافت کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اسلام بڑی سختی کے ساتھ "ابن اللہ" کے نظریہ کی نہایت کھلے الفاظ میں تردید کرتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو اسلامی نظریہ:۔

اسلامی نظریہ

اسلام خداتعالیٰ کے تصور کے ساتھ کسی قسم کے اشتراک کی سخت تردید کرتا ہے اور واشگاف الفاظ میں توحید کا اعلان کرتا ہے۔ اور اس دعوے کے بیشمار ٹھوس دلائل پیش کرتا ہے۔ چنانچہ سورۃ مریم میں مسیح کے ابن اللہ ہونے کے عیسائی عقیدہ کی یوں تردید کرتا ہے۔

﴿ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ . قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ. مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ .سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ .هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾. (سورۃ مریم :۳۵ تا ۳۷)

یہ ہے عیسیٰ بن مریم۔ (یہ) وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔ اللہ کی شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنا لے۔ پاک ہے وہ۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اسے محض 'ہو جا' کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ہی میرا ربّ اور تمہارا ربّ ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

John Hicks اپنی تصنیف میں یوں رقمطراز ہیں:

"بیٹے کی اس وقت ضرورت محسوس ہوتی ہے جب انسان مدد کا خواہاں ہو اور خود بخود کوئی کام نہ کر سکتا ہو۔ اگر دنیا کا ہر شخص بالکل بے عیب ہوتا تو کسی سلسلہ تناسل کی ضرورت نہ ہوتی"۔

چونکہ ذات خداوندی پاک ہے لہذا وہ ان بکھیڑوں سے آزاد ہے۔ چنانچہ اسی سورۃ مریم کی آیت ۹۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا. اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا. وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا﴾

(سورۃ مریم :۹۱ تا ۹۳)

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں۔ کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ رحمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا اپنائے۔

☆......☆......☆......☆

عقیدہ نمبر ۴

روایتی عیسائی عقیدہ

مسیح کی صلیبی وفات

مسیح صلیب پر فوت ہوئے اور اس طرح ان کی قربانی بنی نوع انسان کی نجات کا باعث بنی کیونکہ انسان گناہِ آدم کی وجہ سے گنہگار ہے اور چونکہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں اور گناہوں سے پاک ہیں اس لئے انہوں نے اپنی قربانی پیش کر کے بنی نوع انسان کی نجات کا سامان کر دیا۔

اس عقیدہ میں کہ مسیح صلیب پر فوت ہوئے ایک اور عقیدہ بھی شامل ہے اور وہ یہ کہ آدم نے سب سے پہلے گناہ کیا اور اس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان گناہگار ہوئے۔ اس گناہ کے کفارہ کے لئے عظیم قربانی کی ضرورت تھی۔ مسیح چونکہ ابن اللہ ہیں اس لئے انہوں نے اپنی ذات قربانی کے لئے پیش کر دی اور صلیبی موت کو قبول کر لیا۔ اور اس طرح نسل انسانی کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو گیا۔ ان دونوں عقائد کا الگ الگ مطالعہ ضروری ہے۔

پہلا یہ خیال کہ کیا گناہ آدم نسل انسانی میں بذریعہ سلسلہ توالد اور تناسل کے منتقل ہو سکتا ہے؟

دوسرا یہ کہ فی الحقیقت کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے یا نہیں۔

موجودہ دور کے محققین نے ان دونوں امور کا نفی میں جواب دیا ہے۔

جدید محققین کا نظریہ

ذریت آدم میں گناہ کا انتقال ممکن نہیں

متعدد محققین نے اس مسئلے پر غور کیا اور نہایت غیر مبہم الفاظ میں دنیا کے سامنے یہ امر پیش کیا کہ نہ صرف یہ عقیدہ خلاف عقل اور خلاف تجربہ ہے بلکہ خود بائبل کی آیات صریح طور پر اس کی تردید کرتی ہیں۔ ذیل میں چند حوالے پیش ہیں:۔

☆......چارلس ہاج (Charls Hodge) اپنی کتاب Systematic Theology میں یوں تحریر کرتے ہیں:

"The assumption that we acted thousands of years before we were born, so as to be personally responsible for such act, is a monstrous assumption. It is as Baur says, an unthinkable proposition; that is, one to which no intelligible meaning can be attached... We did not then exist. We had no being before our existence in this world; and that we should have acted before we existed is an absolute impossibility...The doctrine, therefore which supposes that we are personally guilty of the sin of Adam on the ground that we were the agents of that act, that our will and reason were so exercised in that action as to make us personally responsible for it and its consequences, is absolutely inconceivable."

(Apostle Creed Re-Examined. page 3)

یہ مفروضہ کہ ہم نے اپنی پیدائش سے ہزاروں سال قبل اعمال شروع کر دئے تھے تاکہ ہم ذاتی طور پر ہر ایک عمل کے ذمہ دار ہوں۔ انتہائی بعید از حقیقت مفروضہ ہے۔ یہ بائر (Baur) کے الفاظ میں ایسا خیال ہے جو دماغ سوچ بھی نہیں سکتا یعنی جس کے ہمراہ کوئی عقلی معانی تجویز نہیں کئے جاسکتے۔ ہم اس وقت معرض وجود میں بھی نہیں آئے تھے۔ ہمارا کوئی وجود بھی ہماری پیدائش سے قبل نہیں تھا۔ اور یہ کہنا کہ پیدائش سے قبل ہی ہم نے اعمال شروع کر دئے تھے ناممکنات محض میں سے ہے۔ پس یہ عقیدہ یا اصول جو ہمیں آدم کے گناہ کا مجرم گردانتا ہے یا یہ کہ ہم اس گناہ کے ایجنٹ ہیں یا یہ کہ ہماری منشاء اور ارادہ اس میں ایسے شامل تھا کہ ہم اس کے نتائج کے براہ راست ذمہ دار بنیں قطعاً غیر معقول اور بودا خیال ہے۔

☆......اے ایچ سٹرانگ (A.H.Strong) (جو کہ گناہ کی فیڈرل تھیوری کے مخالف ہیں) اسی سلسلۂ کتب میں یوں رقمطراز ہیں:

'It impugns the justice of Gods by implying: (a) that God holds men responsible for the violation of a covenant, which they had no part in establishing...We not only ever authorized Adam to make such a covenant, but there is no evidence that he ever made one at all. It is upon the bases of this covenant that Adam knew he should have posterity...(b) that upon the basis of this covenant God accounts men as sinners who are not sinners...(c) That, after accounting men to be sinners who are not sinners, God makes them sinners by immediately creating each human soul with a corrupt nature such as will correspond to his decree. This is not

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

احمدیوں کو خاص طورپر اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے

اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تم سے خیانت کرتا ہے

قرآن کریم پہلی تمام کتب سماویہ پر مہیمن ہے اور ان کی تمام اچھی باتیں اس میں آگئی ہیں

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۵؍اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۵؍اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ .سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(سورة الحشر آیت ۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان ہے۔ کامل غلبہ والا ہے۔ ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

آج کا خطبہ خداتعالیٰ کی صفات میں سے صفت مُهَيْمِن کے اوپر ہے۔ سب سے پہلے تو میں اس کے لغوی معنی بیان کرتا ہوں۔ اَلْمُهَيْمِنُ:اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِی الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ۔ اَلْمُهَيْمِن اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے جو پرانی کتب میں بھی آیا ہے۔

ایک معنی اَلْمُهَيْمِن کا اَلشَّاهِدُ یعنی گواہ کے ہیں۔ گواہ جو دوسروں کو خوف سے امن دیتا ہے۔ اور اس کا ایک معنی امین بھی تفاسیر میں مذکور ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی "امانتدار" ہے۔ پس امین اور امانت دار دراصل ایک ہی بات کے دو مختلف اظہار ہیں۔

وَفِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾. مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کا مطلب ہے مخلوقات پر نگران۔ صرف نگرانی مراد نہیں بلکہ نگرانی کے ساتھ اس کی حفاظت کرنا بھی مراد ہے۔

پانچ مختلف قول مُهَيْمِن کے بارہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ امانتدار کو مُهَيْمِن کہتے ہیں۔ اور کسائی گواہ کو مُهَيْمِن کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ الرَّقِيْب کے معنی بھی بیان کئے جاتے ہیں یعنی وہ نگران ہے دوسروں پر۔

وَقَالَ اَبُو مَعْشَرٍ :قَبَّانًا عَلَيهِ۔ ابو معشر کا قول ہے کہ جانچ پرکھ کرنے والا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کتب (سماویہ) پر نگران ہے۔ یعنی قرآن کریم سے پہلے جو کتب گزر گئی ہیں اب قرآن کریم اُن پر مُهَيْمِن ہے۔

ابن انباری کے نزدیک اَلْمُهَيْمِنُ کے معنی اپنی مخلوق کی ضروریات پوری کرنے والے کے ہیں۔ جبکہ علامہ ازھری کہتے ہیں کہ عربی الفاظ پر قیاس کرنے سے وہی نتیجہ نکلتا ہے جو تفاسیر میں نکالا گیا ہے کہ اَلْمُهَيْمِنُ امین کے معنی میں ہے۔ (لِسَانُ الْعَرَب)

اب تاج العروس اور اقرب الموارد میں جو معنی دئے گئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

هَيْمَنَ الطَّائِرُ عَلٰى فَرَاخِهٖ :رَفْرَفَ۔ پرندہ نے اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے اپنے پَر اُن پر پھیلا دئے۔ یہ بہت ہی عمدہ معنی مُهَيْمِن کا ہے اور آگے چل کر پتہ لگتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی انہی معنوں میں لفظ مُهَيْمِن استعمال فرمایا ہے۔

هَيْمَنَ فُلَانٌ عَلٰى كَذَا۔ وہ اس پر نگران اور اس کا محافظ بنا۔ صرف نگران نہیں بلکہ اپنی حفاظت میں لے لیا۔ مُهَيْمِن پرندوں کی طرح اپنے بچوں کو پروں سے ڈھانک کر حفاظت کرنے والا۔

اب مُهَيْمِن بمعنی حفاظت کے لئے پَر پھیلانا۔ اس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے جو وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپؐ کسی حاجت کے لئے گئے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک حُمرہ (سرخ رنگ کی ایک چڑیا) دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ گئے۔ پس وہ اردگرد بے قراری سے پھڑ پھڑانے لگی۔ اسی اثناء میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف دی ہے۔ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ اور آپؐ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ پس آپؐ نے دریافت فرمایا اس کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسے ہم نے جلایا ہے۔ فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ آگ کے ساتھ کسی کو تکلیف دی جائے البتہ رَبُّ النَّار یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جس کو چاہے آگ کا عذاب دے۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی قتل الذر)

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اور الادب المفرد للبخاری میں درج ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں۔ کہ سفر کے دوران ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک شخص نے ایک حُمرہ (سرخ رنگ کے پرندہ) کے انڈے اٹھا لئے۔ اس پر وہ پرندہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر آکر پھڑ پھڑانے لگا۔ یہ عجیب واقعہ ہے کہ سر مبارک پر پھڑ پھڑانے لگا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پرندوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اتنی سمجھ دی ہے کہ کون ان کا نگران اور محافظ ہوگا۔ فرمایا تم میں سے کس نے اس کے انڈے اٹھا کر اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس پر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! مَیں نے اس کے انڈے اٹھا لئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پرندہ پر رحم کرتے ہوئے فرمایا: اس کے انڈے واپس رکھ دو۔

(الادب المفرد للبخاری باب اخذ البيض من الحمرة)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل لفظ مُهَيْمِن کے بارہ میں بیان کرتے ہیں:

"سب کے اعمال کا واقف، سب کا محافظ۔ (حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

"اَلْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّر۔ یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)

آج کے اس مختصر خطبہ میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو مُهَيْمِن کے ذریعہ اعجاز بخشا تھا اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مُهَيْمِن ہونے کا ہی اعجاز تھا۔ اور اس کی قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی ہے نئے دور میں۔ اس کے بھی بڑے عظیم واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کا مُهَيْمِن تھا اور کتاب کا مُهَيْمِن تھا۔ اسی طرح زمانہ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا بھی مُهَيْمِن ہی رہا ہے اور اس نے اپنے پیارے محمدؐ کے غلاموں سے نظر نہیں پھیری۔ وہی سلوک کیا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کے ساتھ سلوک ہونا چاہئے تھا۔ اب سب سے پہلے مَیں کانگڑہ کے زلزلہ سے متعلق ایک روایت بیان کرتا ہوں۔

حضرت برکت علی صاحبؓ مرزا لکھنوی کہتے ہیں:

"بندہ ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ عظیم میں بھاگسو ضلع کانگڑہ بمقام اپر دھرم سالہ (Upper Dharam Sala) ایک مکان کے نیچے دب گیا تھا اور بمشکل باہر نکالا گیا تھا۔ اس موقعہ پر چشم دید گواہ بابو گلاب دین صاحب اوور سیئر پینشنر جو ان ایام میں وہاں پر بطور سب ڈویژنل آفیسر تعینات تھے۔ آج سیالکوٹ میں زندہ موجود ہیں، (یعنی روایت کرتے وقت)۔ اُس واقعہ کے ایک دو ماہ قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی شائع فرمائی تھی بندہ خود قادیان دارالامان میں موجود تھا۔ اور حضورؑ کے شائع فرمودہ اشتہارات ہمراہ لے کر دھرم سالہ چھاؤنی پہنچا اور وہ اشتہارات متعدد اشخاص کو تقسیم بھی کئے تھے۔ چونکہ بندہ وہاں بطور کلرک کام کرتا تھا۔ اور عارضی ملازمت میں مجھے فرصت حاصل تھی۔ اس لئے بندہ وہاں وقتاً فوقتاً مرزا رحیم بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمدی صحابی کو بھی ملنے جایا کرتا تھا، مرزا صاحب موصوف مغلیہ برادری کے ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے"۔ ہم بھی جب دھرمسالہ جایا کرتے تھے تو مرزا رحیم بیگ صاحب سے میری ذاتی بھی کئی دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔ "اور ان کے دوسرے بھائی احمدی نہ تھے۔ صرف ان کے اپنی بیوی بچے ان کے ساتھ احمدی ہوئے اور باقی تمام لوگ ان کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ اس زلزلہ میں وہ سب خزانہ محفوظ رہا اور بعض اور احمدی بھی جو مختلف اطراف سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ سب کے سب اس زلزلہ کی تباہی میں بچ گئے، حالانکہ وہاں کا اندازاً میرے خیال میں نوے فیصد جانوں کا نقصان تھا اور ایسے شدید زلزلہ میں ہم سب احمدیوں کا بچ جانا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ اس کی تفصیل اگر پوری تشریح سے لکھوں تو یقیناً ہر طالب حق خدا تعالیٰ کی نصرت کو احمدیوں کے ساتھ دیکھ سکے گا۔ کیونکہ میرے اہل و عیال مکرم خانصاحب گلاب خان صاحب کے اہل و عیال اور مستری اللہ بخش صاحب سیالکوٹی اور ان کے ہمراہ غلام محمد مستری اور دوسرے احمدی احباب کے اس زلزلہ کی لپیٹ سے محفوظ رہنے کے متعلق جو قدرتی اسباب ظہور میں آئے اُن میں ایک ایک فرد کے متعلق جدا جدا نشان نظر آتا ہے" یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ وہ تباہی سے جن کو بچانا چاہے اس کو بچا لیتا ہے۔

فرماتے ہیں: "خصوصاً مستری اللہ بخش صاحب کی وہاں سے ایک دن قبل اتفاقی روانگی اور ہمارے اہل و عیال کی کچھ عرصہ قبل وطن کی طرف مراجعت کرنا اور زلزلہ سے پیشتر بعض احباب کا مکان سے باہر نکل جانا اور زلزلہ میں دب کر عجیب و غریب اسباب سے باہر نکلنا سب باتیں بطور نشان تھیں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اس پر تفصیل سے ایک مضمون لکھ کر ارسال خدمت کروں لیکن فی الحال مختصراً ان واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے سلسلہ میں پیش آئے ہیں۔ اس زلزلہ کے کچھ دن بعد جب خاکسار قادیان میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ان ایام میں آم کے درختوں کے سائے میں مقبرہ بہشتی کے ملحقہ باغ میں خیمہ زن تھے۔ جب بندہ نے حضور سے ملاقات کی تو حضور نے میرے متعلق کئی سوال کئے کہ آپ مکان کے نیچے دب کر کس طرح زندہ نکل آئے تو بندہ نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے مستری اللہ بخش صاحب احمدی کی چارپائی نے بچایا جو ایک بڑی دیوار کو اپنے اوپر اٹھائے رکھا اور مجھے زیادہ بوجھ میں نہ دبنا پڑا۔ ایسے میں حضور علیہ السلام نے کچھ احمدیوں کے متعلق سوالات کئے اور بندہ نے سب دوستوں کے محفوظ رہنے کے متعلق شہادت دی۔ حالانکہ حضورؑ اس سے قبل اشتہار میں شائع فرما چکے تھے کہ زلزلہ میں ہماری جماعت کا ایک آدمی بھی ضائع نہیں ہوا"۔ اب اتنا بڑا زلزلہ جس میں نوے فیصد آبادی تباہ ہو جائے اس میں ایک بھی احمدی کا ضائع نہ ہونا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ "اور مجھے یقین ہے کہ حضورؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا علم ہو چکا تھا۔ ورنہ مجھ سے قبل دھرمسالہ سے کوئی احمدی حضورؑ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ پس حضورؑ سے بندہ کی ملاقات جو زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوئی اس میں احمدیوں کے بچ جانے کو حضور نے ایک نشان قرار دیا ہے۔ اور خصوصاً میرا اپنا زلزلہ میں دب کر بچ جانا نشان ہے۔ جس کا بذریعہ تحریر اعلان کر دیا گیا ہے۔ مبارک وہ جو اس چشم دید نشان سے عبرت پکڑیں اور خدا کے فرستادہ پر ایمان لائیں"۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۲ صفحہ ۱ تا ۲)

یہ روایت ہے مرزا صاحب کی جو رجسٹر روایات سے لی گئی ہے۔

اب مُھَیْمِن کے معنی امین کے بھی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے ابو سفیانؓ نے بتایا تھا کہ ھرقل نے انہیں کہا کہ:

مَیں نے تجھے یہ پوچھا تھا کہ (محمدؐ) تم کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟۔ جس کا تُو نے جواب دیا ہے کہ وہ نماز، صدق، پاکدامنی، عہد پورا کرنے اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ھرقل نے کہا اور یہی تو ایک نبی کی صفت ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الشَّہَادات)

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا: "لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ"۔ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ ۔مطبوعہ بیروت)

یہاں مُھَیْمِن بمعنی امانتدار کے استعمال ہو رہا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص بات کر کے پلٹ جائے تو وہ بات امانت ہے (سنن ابی داؤد کتاب الادب فی نقل الحدیث) یعنی بات کرنے کے بعد کوئی شخص واپس چلا جاتا ہے تو اس وقت وہ امانت بن جاتی ہے۔ اگر کھڑے کھڑے اس بات کو کوئی اور رنگ دے دے، کوئی اور معنی پہنا دے تو پھر وہی امانت بنتی ہے جو اس نے تبدیل شدہ صورت میں بات پیش کی ہے۔ لیکن اگر اسی حالت میں چھوڑ کر چلا جائے تو پھر اس کی وہ بات امانت ہو جاتی ہے اور کسی دوسرے سے امانت دار سے پوچھے بغیر اس بات کا ذکر مناسب نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے منافق کی تین علامتیں بیان فرمائی ہیں:

"جب گفتگو کرتا ہے کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(بُخاری کتابُ الشَّہَادات بَابُ مَنْ أَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ)

اب آپ دیکھ لیں اس حدیث کی رو سے مولویوں پر اطلاق کر کے دیکھ لیں۔ سو فیصدی تینوں باتیں مولویوں پر صادق آتی ہیں۔ جب بھی گفتگو کرتے ہیں کذب بیانی۔ اب بڑے بڑے وعدے کر رہے ہیں کابل اور افغانستان کے مولوی بھی اور سراسر جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ مسلسل جھوٹ بولے چلے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مولوی کسی طرح اس سے پیچھے نہیں ہیں۔

اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرتے ہیں۔ ایک واقعہ ہمارے ہاں ربوہ بر.جی بابل کا ایک شخص میرے پاس آیا اور میرے پاس کچھ پیسے امانت رکھوائے تو مَیں نے کہا آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں آپ کے مولوی صاحب وہاں ہیں ان کے پاس کیوں نہیں امانت رکھوائی۔ اس نے کہا: توبہ کرو، مولوی صاحب کے پاس امانت رکھیں تو وہ سارے ہی کھا جائیں۔ مَیں نے کہا پھر اپنا دین تم نے ان کے پاس امانت رکھا ہوا ہے جو اس قدر بددیانت ہے کہ ایک غریب آدمی کے پیسے کھا جائے۔ تو حال یہ ہے مولویوں کا۔ اللہ ہی رحم فرمائے۔ جب بات کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ امانت رکھیں تو خیانت کرتے ہیں اور جب وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی کرتے ہیں۔

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ" یعنی جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے"۔

(سُنن التّرمذی اَبْوَابُ الْاَدَب بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ)

یعنی مشورہ جب کسی سے مانگا جائے تو پھر یونہی خواہ مخواہ جو منہ میں آئے انٹ سنٹ نہ بکنا چاہئے بلکہ فوراً سوچنا چاہئے کہ جس نے مجھ سے مشورہ مانگا ہے اس نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اور مجھے بہترین

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

مشورہ اس کے مقابل پر پیش کرنا چاہئے۔ عام طور پر جب مشورے مانگے جاتے ہیں تو کچھ تو بددیانت لوگ ہیں وہ بددیانتی سے ہی مشورہ دیتے ہیں۔ کسی کو کہہ دیتے ہیں فلاں شخص بڑا ایماندار ہے اس کے پاس پیسے رکھواؤ اور بعد میں پیسے لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ اب میرے پاس ہر روز خطوں میں اس قسم کے واقعات آتے رہتے ہیں۔ ایک عورت بیچاری نے لکھا کہ ایک شخص ہے جو مجھے کہنے لگا کہ اتنے پیسے کی ضرورت ہے اور اپنی ہمسائی کا بنک اکاؤنٹ دے دو تاکہ میں جاتے ہی اس امانت میں جمع کروا دوں۔ اور جب وہ پیسے لے کر بھاگ گیا تو ہمسائی سے جا کر لڑی کہ اتنی دیر ہو گئی تمہارے پاس میرے پیسے آئے ہوئے ہیں وہ پیسے کہاں گئے۔ اس نے کہا کہ پیسوں کی تو یہاں ہوا بھی نہیں لگی۔ یہاں کوئی نام و نشان تک نہیں ہے پیسوں کا۔ تو پھر پتہ چلا کہ وہ اس طرح دھوکہ دے کر پیسے لے کر بھاگ گیا تھا۔ تو بدقسمتی سے وہ احمدی کہلاتا تھا۔ تو احمدیوں کو خاص طور پر مُہَیْمِن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے اور اگر امانتدار نہیں ہوں گے تو پھر ان کا کوئی دین ہی نہیں ہے۔ فَلَا اِیْمَانَ لَہٗ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو امانتدار نہیں اس کا ایمان ہی کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اس شخص کو (عند الطلب) امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اُس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔ (سُنن التّرمذی اَبوابُ البُیُوع)

اب یہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بددیانتی کر دیتا ہے تو جب دوسرے کو موقع ملے تو پھر وہ اس سے بددیانتی کرے اور بعد میں کہہ دے کہ اس نے مجھ سے بددیانتی کی تھی میں نے اس سے بددیانتی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ خواہ کوئی بددیانتی کرے بھی وہ تو بددیانت، بے ایمان ہو جائے گا۔ جب تم پر وہ کسی وجہ سے بعد میں اعتماد کرے تو تمہیں بددیانتی نہیں کرنی چاہئے۔ تم اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جسے اگر کوئی حکم دیا جائے تو اسے (صحیح صحیح) نافذ کرتا ہے اور اگر کسی کو کچھ ادا کرنے کا اسے حکم دیا جائے تو پوری بشاشت اور خوش دلی سے پورا پورا دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ)

اب یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ بعض دفعہ ایک آدمی سخاوت کے ساتھ اپنے کسی مصاحب کو، اپنے خزانچی کو حکم دیتا ہے کہ فلاں کو پیسے دے دے اور اس کے دل میں اس پر ایک قسم کا جبر اور کراہت محسوس ہوتی ہے اور وہ پیسہ دیتے وقت خوش خلقی سے پیسہ نہیں دیتا بلکہ تنگی سے پیسہ دیتا ہے تو ایسے شخص کو اس کے صدقہ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ لیکن اگر مالک کہے کہ پیسے دے دو اور بڑی خوشی کے ساتھ وہ اس غریب پر خرچ کرے جس کے لئے حکم ہو تو وہ بھی اس صدقہ میں حصہ دار ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حُسن ہیں۔ ایک حُسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو" یعنی کوئی بھی حکم ایسا نہ ہو جو ضائع ہو جائے۔ فوت ہونے سے یہ مراد ہے۔ "جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں ﴿رَاعُوْنَ﴾ کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے"۔ ﴿وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رَاعُوْنَ﴾ "ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حُسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

یعنی اس میں خوبصورتی دراصل توازن ہی کا نام ہے۔ تو روحانی خوبصورتی سے مراد یہ ہے کہ جو بندے اور خدا کے درمیان امانتوں کا توازن کرتا ہے یہ اس کا روحانی حسن ہے۔

ایک اور عبارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ہے:

"مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اُس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اُس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت وہ چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اُس کے تمام قویٰ اور جسم اور اُس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اُس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں اور اس کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ" ہو جائے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات میں کامل طور پر پورا اترتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ گواہی دی ہے اور آپ کو اس اعلان کی اجازت دی ہے کہ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾۔ تو کہہ دے میرا نماز پڑھنا، میری عبادات اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت کلیۃً اللہ ہی کے لئے ہو چکے ہیں۔ پس جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود یہ ہدایت دی اور اعلان کی ہدایت دی کہ یہ اعلان کر دو۔ یہ کس لئے اعلان کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس لئے کہ لوگ سوچیں کہ ہم نے جس کا دامن پکڑا ہے اس کے مطابق ہمیں بھی امانت دار ہونا پڑے گا۔

فرماتے ہیں: "خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اُس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مُردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور یہ خود رائی سے بے دخل ہو"۔ یعنی خود نمائی سے۔ "اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اُس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اُسی سے دیکھے اور اُسی سے سنے اور اُسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے اور نفس کی دقیق در دقیق"۔ یعنی باریک در باریک۔ "آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتیں دُور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض مُھَیْمِنَتْ خدا کی اس پر احاطہ کر لے اور اپنے وجود سے اُس کو کھو دے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے اور نفسانی جوش سب مفقود ہو جائیں اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملادی جائیں اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکے اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے۔ اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص پر یہ آیت صادق آئے گی ﴿وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رَاعُوْنَ﴾۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ایک اور آیت جس میں صفت مھیمن کا ذکر ہے:

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۔ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ۔ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾

(سورة المائده :۴۹)

"اور ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو کتاب میں سے اس کے سامنے ہے اور اس پر نگران کے طور پر"۔ پس یہاں قرآن کریم کا پچھلی کتب پر نگران ہونے کا معنی دیا گیا ہے۔ یعنی تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی گئی ہے جو تمام صحیح باتوں کی تصدیق بھی کر رہی ہے اور اس سے پہلے جتنی کتب ہیں ان سب پر یہ کتاب یعنی قرآن کریم نگران ہے۔ "پس ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کر جو اللہ نے اتارا ہے۔ اور جو تیرے پاس حق آیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک مسلک اور ایک مذہب بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اس کے ذریعہ جو اس نے تمہیں دیا تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ"۔ خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے جو مطمح

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری

پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

نظر مقرر کیا ہے وہ یہ ہے کہ تمام نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ یہ جو مقابلہ ہے یہ بہت ہی نیک مقابلہ ہے اگر دنیا میں سب نیکی کے مقابلہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں تو ساری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ پھر فرمایا ”پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کرے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

اب ابن عباسؓ کی روایت ہے بخاری کتاب فضائل القرآن میں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”اَلْمُهَيْمِن“ کے معنی امین ہی کے ہیں اور قرآن کریم اپنے سے پہلے نازل ہونے والی تمام کتابوں پر امین ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”مَیں دنیا پرست واعظوں کا دشمن ہوں کیونکہ ان کی اغراض محدود، ان کے حوصلے چھوٹے، خیالات پست ہوتے ہیں۔ جس واعظ کی اغراض دینی ہوں وہ ایک ایسی زبردست اور مضبوط چٹان پر کھڑا ہوتا ہے کہ دنیوی واعظ سب اس کے اندر آجاتے ہیں کیونکہ وہ ایک امر بالمعروف کرتا ہے۔ ہر بھلی بات کا حکم دینے والا ہوتا ہے اور ہر بری بات سے روکنے والا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ نے مُهَيْمِن فرمایا، یہ جامع کتاب ہے جس میں جیسے ملٹری (فوجی) واعظ کو فتوحات کے طریقوں اور قواعد جنگ کی ہدایت ہے۔ تو ایسے نظام مملکت اور سیاستِ مُدن کے اصول اعلیٰ درجہ کے بتائے گئے ہیں۔ غرض ہر رنگ اور ہر طرز کی اصلاح اور بہتری کے اصول یہ بتاتا ہے۔

(الحکم ۱۷/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

مُهَيْمِن سے مراد یہ ہے کہ اصول بتاتا ہے اور اتنے کامل کہ ان میں سے کوئی اصول بھی باقی نہیں چھوڑتا۔ ہر قسم کے اصول جن کی انسان کو ضرورت پیش آسکتی ہے ان سب کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس لحاظ سے قرآن کریم مُهَيْمِن ہے کہ اس سے پہلے جتنی کتابیں گزری ہیں ان میں سب اچھی باتیں جتنی تھیں وہ قرآن نے سمیٹ لی ہیں اور ان کو دہرا لیا ہے۔ اب قرآن کے بعد دوسری کتابیں دیکھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ کیونکہ ان کی تمام تعلیم تو قرآن کریم میں آگئی ہے اور قرآن کریم نے نہ صرف ان کو سمیٹ لیا بلکہ ان میں سے وہ تعلیمیں اختیار کیں جو واقعۃً سچی تھیں۔ جو بعد کے لوگوں نے بنائی ہوئی تھیں وہ ساری چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ کتاب ہمیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توفیق عطا فرمائے کہ اس کتاب کے تمام حقوق ادا کر سکیں۔

آج اس مختصر خطبہ کے بعد اب میں خطبہ ثانیہ کے لئے بیٹھتا ہوں۔

جرمنی کے احباب کے لئے سنہری موقع

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

گورنمنٹ جرمنی کا تسلیم شدہ ایجوکیشن سنٹر

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de Ehrharstr.4 30455 Hannover

(Telekommonikationstechnik) جدید ترین تعلیم کا بہترین موقع

Informatiker , IT- System-Elektroniker and other neu IT-Profession's

اب اپنے تعلیمی اخراجات Arbeitsamts سے دلوائیں

مزید معلومات کے لئے ہمارے دفاتر سے رجوع کریں

فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۱۰۰،۰۰۰ مارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

”دنیا کے جنوب سے“

(قمر داؤد کھوکھر۔ آسٹریلیا)

آسٹریلیا کے سمندروں کی ایک مچھلی بلیو فن ٹونا (Bluefin Tuna)

آسٹریلیا کے سمندروں میں پائی جانے والی مچھلی بلیو فن ٹونا (Bluefin Tuna) دنیا کی مہنگی ترین مچھلی شمار ہوتی ہے اور اب اس کی تعداد سمندروں میں کم ہونے کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔

بلیو فن ٹونا بڑے سمندروں بحرالکاہل، بحر اوقیانوس اور بحر ہند میں پائی جانے والی مچھلی ہے۔ اس کی دم بعض مچھلیوں میں ہلال کی طرح اور بعض میں کانٹے (Fork) کی طرح ہوتی ہے۔ اس کا رنگ ہلکا یا گہرا سلور ہوتا ہے اور اس کی جلد چمکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی جلد کے نیچے خون کی نالیوں کا ایک جال بنا ہوا ہوتا ہے جو اس کے درجہ حرارت کو کنٹرول کرتا رہتا ہے اور اسے بہت دیر تک آہستہ آہستہ رفتار میں تیرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے قدرت کی اس عطا پر یہ مچھلی دوسری اقسام سے مختلف نظر آتی ہے اور اسی خصوصیت کی بنا پر یہ مچھلی ۴ ڈگری سنٹی گریڈ کے ٹھنڈے پانی میں بھی اپنے جسم کی حرارت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔

اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ سمندروں میں دور دراز سفر کرتی رہتی ہے اور ٹھنڈے پانیوں سے معتدل سمندروں کا رخ کرتی رہتی ہے۔

بلیو فن ٹونا کی جلد تو سلور ہوتی ہے لیکن اس کے پر زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کی جلد پر ہلکے یا گہرے سلور نشان یا لکیریں ہوتی ہیں۔ اس مچھلی کی سات بنیادی اقسام ہیں جن میں کچھ چھوٹی اور کچھ بہت بڑی ہوتی ہیں۔ بلیو فن ٹونا سب سے بڑی مچھلی ہے جو چودہ فٹ تک لمبی ہوتی ہے اور اس کا زیادہ سے زیادہ وزن ۸۰۰ کلوگرام تک ہوتا ہے۔

جاپان اس مچھلی کا سب سے زیادہ شکار کرنے والا ملک ہے جو آسٹریلیا کے سمندروں سے آسٹریلیا کی اجازت کے ساتھ سائنسی و تحقیقی تجربات کے لئے اس مچھلی کا شکار کرتا ہے۔ آسٹریلیا نے ۴۰۰ سے ۱۵۰۰ ٹن تک اسی مچھلی کے شکار کی اجازت دے رکھی ہے۔ جاپان میں یہ مچھلی سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہے اور اسے غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مچھلی سے بننے والی ایک ڈش جسے Sashimi کہا جاتا ہے بہت زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ اور مہنگی ترین ڈش ہے۔ ایک مچھلی سے ہی ایک لاکھ امریکن ڈالرز کی آمد ہو جاتی ہے۔

گزشتہ بیس سالوں سے اس مچھلی کا کثرت سے شکار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت یہ مچھلی ۱۱ ہزار ۵۰۰ ٹن سالانہ پکڑی جاتی ہے اور اب اس کی تعداد کم ہونے کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ جاپان، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا اس بات کے حق میں ہیں کہ تجرباتی طور پر بھی اس مچھلی کا شکار بند ہو جانا چاہئے۔

(ماخوذ: روزنامہ "The Age" ۱۹/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۴، و ۱۴/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۳)

بقیہ: خاندان اقبال اور تحریک احمدیہ از صفحہ نمبر ۹

۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ علامہ ۱۹۱۰ء میں اپنے علی گڑھ لیکچر ”فلسفہ بیضا پر عمرانی نظر“ میں جماعت احمدیہ کو ”سیرت اسلامی کا ٹھیٹھ نمونہ“ قرار دیتے ہیں۔ موافقت اور موانست کا یہ سلسلہ ۱۹۳۳ء تک چلتا ہے۔ علامہ کا احمدیوں کے خلاف پہلا بیان ۱۹۳۵ء میں جاری ہوا جس میں حکومت کو مشورہ دیا گیا تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(دیکھئے فرزند اقبال جناب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتاب ’زندہ رود‘ صفحہ ۵۸۴)۔

۱۹۳۸ء میں علامہ کی وفات ہو گئی۔

۱۹۳۵ء میں تحریک احمدیہ کی مخالفت کی کیا وجہ ہوئی؟ ممتاز صحافی جناب زاہد چوہدری اپنی کتاب ”پاکستان کی سیاسی تاریخ نمبر ۵“ میں لکھتے ہیں:

”احراریوں کی شورش ۱۹۳۳ء کے باوجود علامہ اقبال کی فرقۂ قادیانی کے سربراہ سے اختلاف کی بنیاد مذہبی نہیں تھی۔ انہوں نے اس وقت تک ختم نبوت کے مسئلہ کو مسلمانوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ نہیں بنایا تھا (کب بنایا؟) جب ظفر اللہ خان پر سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن بننے کی افواہوں اور خبروں پر چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ (صفحہ ۲۷۱)

واضح رہے کہ وائسرائے کی کونسل کی رکنیت کے لئے اخبارات میں سر اقبال اور ظفر اللہ خان ہر دو کا نام لیا جا رہا تھا بلکہ سر اقبال کو سر ظفر اللہ خان پر ترجیح دی جا رہی تھی۔ مثلاً دیکھئے پیسہ اخبار۔ لاہور ۳/اگست ۱۹۳۴ء۔ مگر وزیر ہند نے تقرر ظفر اللہ خان کا کر دیا۔ ظفر اللہ خان نے مئی ۱۹۳۵ء میں اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ ادھر مئی ۱۹۳۵ء میں ہی علامہ اقبال نے احمدیوں کے خلاف اپنا پہلا بیان جاری کیا۔ مسلم پرچہ ”سیاست“ کے مدیر محترم نے علامہ سے استصواب کیا کہ ظفر اللہ خان کے تقرر کے بعد آپ کی حمیت ختم رسل میں کیوں جوش آیا اور کیوں اس سے پہلے آپ میدان میں نہ اترے۔

(اخبار سیاست بحوالہ الفضل ۱۸/مئی ۱۹۳۵ء)۔

مگر علامہ اقبال اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

خاندان اقبال اور تحریک احمدیہ

(شیخ عبدالماجد۔ لاہور)

ڈاکٹر سر محمد اقبال ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ نور محمد تھا۔ گلی محلے اور برادری میں انہیں "میاں جی" کہا جاتا تھا۔ میاں جی ہنگامہ ۱۸۵۷ء میں ۲۰ سال کے گھبرو جوان تھے۔ آپ نے ۹۳ سال کی عمر پاکر ۱۹۳۰ء میں وفات پائی۔

اس دور میں پردہ دار خواتین ایک سفید رنگ کا برقعہ استعمال کرتی تھیں۔ میاں جی نے ایسے برقعہ کے لئے ایک خوبصورت پائیدار ٹوپی تیار کی۔ یہ ٹوپی شہر میں جلد مقبول ہوگئی۔

میاں جی کسی مکتب میں پڑھے لکھے نہیں تھے اس کے باوجود علمی ذوق رکھتے تھے۔ آپ کو علماء فضلاء کی مجلسوں میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا۔ اپنی ذہانت اور شوق کی وجہ سے اردو، فارسی کی کتابیں بھی پڑھ لیتے تھے اور سمجھ بھی سکتے تھے۔ آپ کبھی کبھار ایک آدھ شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ بڑھاپے کے بارہ میں آپ کا شعر تھا۔

یہ تنہا زندگی، پیری میں نصف الموت ہوتی ہے
نہ کوئی ہم سخن اپنا، نہ کوئی رازداں اپنا

(مظلوم اقبال)

علّامہ اقبال کے والد محترم کا احمدی ہونا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو میاں جی کچھ عرصہ بعد ہی جماعت میں داخل ہوگئے مگر یہ سلسلہ ۱۹۰۲ء تک قائم رہا۔ ۱۹۰۲ء میں آپ کسی مقامی اختلاف کے باعث جماعت سے الگ ہوگئے۔ یہ مخالفانہ رنگ نہیں تھا البتہ مکمل وابستگی قائم نہ رہی۔

علّامہ اقبال کی والدہ محترمہ کی عقیدت

علامہ کی والدہ کا نام "امام بی بی" تھا۔ گھر اور محلے برادری میں سب انہیں "بے جی" کہا کرتے تھے۔ ان کی شادی ہنگامہ ۱۸۵۷ء سے کچھ پہلے ہوئی تھی۔ بے جی بالکل ناخواندہ تھیں لیکن اس کے باوجود بڑی زیرک اور معاملہ فہم خاتون تھیں۔ گھر داری کا سارا انتظام بڑی مستعدی سے سنبھال رکھا تھا۔ اپنے حسن سلوک کی وجہ سے محلہ برادری کی خواتین میں انہیں بڑا رسوخ حاصل تھا۔

"بے جی" غرباء کی بڑی ہمدرد تھیں۔ غرباء کی امداد کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ وہ محلے برادری کی غریب مگر شریف گھرانوں کی دس بارہ سال کی تین چار لڑکیوں کو اپنے گھر لے آتیں اور ان کی کفیل ہو جاتیں۔ ان کی پرورش اپنی بچیوں کی طرح کرتیں۔ مناسب رشتے ملنے پر ان کی شادیاں کروا دیتیں۔ شادی کے جملہ اخراجات خود برداشت کرتیں۔

"بے جی" کو بھی سلسلہ احمدیہ کے بانی سے گہری عقیدت تھی۔ بے جی کو اپنے بڑے بیٹے شیخ عطا محمد (یعنی اقبال کے بڑے بھائی) کے ہاں اولاد نرینہ کی بڑی خواہش تھی۔ انہوں نے عطا محمد سے کہا بیٹے! قادیان خط لکھو۔ حضرت مرزا صاحب سے دعا کی درخواست کرو۔ عطا محمد نے مرزا صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست بھجوائی۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کی دعا کو بپایۂ قبولیت جگہ دی اور ۱۸۹۹ء کے شروع میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بے جی کو قدرتاً بڑی خوشی ہوئی۔ علامہ اقبال بھی ایک طویل عرصے کے بعد اپنے بڑے بھائی کے ہاں اولاد نرینہ کی نعمت دیکھ کر بڑے خوش تھے۔ علامہ نے اس بچے کا نام "اعجاز احمد" رکھا یعنی مرزا غلام احمد کی دعاؤں کا اعجاز۔

سلسلہ احمدیہ کے بانی ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تو باوجود اس کے کہ "میاں جی" یعنی علامہ کے والد "جماعت" سے وابستہ نہ رہے تھے "بے جی" اسی بچے کو جس کی عمر اب پونے چھ سال کی ہو چکی تھی، اٹھا کر حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچیں۔ آپ اپنے مخلص مرید سید حامد علی شاہ صاحب کے ہاں فروکش تھے۔

اس بچے یعنی شیخ اعجاز احمد کا کہنا ہے کہ وہاں کیا باتیں ہوئیں مجھے کچھ یاد نہیں لیکن حضرت صاحب کے حضور پیش ہونے کا نقشہ میرے ذہن میں ایسا ہی تازہ ہے جیسے کل کا واقعہ ہو۔ کہتے ہیں جس وقت مجھے پیش کیا گیا حضور کمرے کے دروازے کی دہلیز پر پاؤں کے سہارے بیٹھے تھے۔ کہنیوں تک بازو ننگے اور پانی میں بھیگے ہوئے تھے۔ پانی کے ایک دو قطرے ریش مبارک پر چمک رہے تھے۔ مَیں ان دنوں منحنی جسم کا تھا۔ حضور نے مجھے اپنی ٹانگوں کے درمیان کھڑا کر کے اپنے گیلے بازوؤں سے میرے گرد حلقہ کر لیا۔ "بے جی" نے دعا کے لئے عرض کیا ہوگا اور حضور نے دعا بھی ضرور کی ہوگی لیکن اپنے متبرک بازوؤں کے حصار عافیت میں لینا عملاً ہر طرف سے درندوں سے بچائے جانے کی دعا ہی تھی۔ (شیخ اعجاز احمد کی تحریر جو راقم کے پاس محفوظ ہے۔ شیخ عبدالماجد)

"بے جی" کو شیخ اعجاز احمد کے ساتھ اتنا پیار تھا کہ انہوں نے اس بچے کی پرورش کی ذمہ داری خود سنبھال لی تھی اور آٹھ سال کی عمر تک اسے اپنے کمرہ میں ہی سلاتی تھیں۔ ایک دفعہ شیخ عطا محمد صاحب کی انبالہ چھاؤنی میں تعیناتی ہوئی تو سب بچے والدہ کے پاس انبالہ چلے گئے مگر بے جی نے اعجاز احمد کو اپنے پاس سیالکوٹ میں ہی رکھا۔ شیخ اعجاز احمد، خاندان اقبال کے محبوب بھتیجے سمجھے جاتے تھے۔

شیخ اعجاز احمد کا احمدیت قبول کرنا

شیخ اعجاز احمد نے ۱۹۳۲ء کے لگ بھگ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی۔

مظلوم اقبال کی تصنیف

آپ نے ۱۹۸۵ء میں علامہ اقبال کے ذاتی خاص طور پر ابتدائی حالات اور تحریک احمدیہ سے موانست کے بارہ میں "مظلوم اقبال" کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔

☆...... جناب محمد شفیع (م۔ش) کے بقول:

"مظلوم اقبال" کو جناب جسٹس جاوید اقبال کی تصنیف "زندہ رود" کا ایک ضروری سپلیمنٹ قرار دیا جاسکتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، ۱۲؍جنوری ۱۹۸۶ء)

☆...... جناب جمیل الدین عالی نے روزنامہ جنگ کراچی میں لکھا:

"اس کتاب سے علامہ اقبال کی زندگی کے بہت سے گوشوں پر ایسی معلومات فراہم ہوتی ہیں جو علامہ پر دوسری تحریرات کے علاوہ علامہ مرحوم کے صاحبزادے جسٹس جاوید اقبال کی تصنیف "زندہ رود" میں بھی تفصیل سے موجود نہیں"۔

(پرچہ ۱۴؍فروری ۱۹۸۶ء)

جناب رئیس امروہی نے لکھا:

"شیخ اعجاز احمد کا تعلق سلسلہ احمدیہ سے ہے۔ وہ اس دائرے میں غیر معمولی امتیاز کے مالک ہیں۔ علامہ اقبال کو سلسلہ احمدیہ سے کتنا گہرا تعلق تھا اور پھر کس طرح بعض واقعات کے سبب یہ تعلق تغافل اور پھر تصادم میں تبدیل ہوگیا۔ شیخ اعجاز احمد نے اس سلسلۂ سخن کو احتیاط سے مرتب کیا ہے"۔

(جنگ ۳۱؍جنوری ۱۹۸۶ء)

شیخ اعجاز احمد کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے علماء کی ان سے نفرت

جب پروفیسر منور مرزا صاحب نے جنگ کراچی (۲۱؍اپریل ۱۹۸۶ء) میں لکھا کہ علامہ اقبال اپنے بھتیجے شیخ اعجاز احمد پر احمدی ہو جانے کی وجہ سے اپنے بچوں جاوید اور منیرہ کی گارڈین شپ سے انہیں ہٹانا چاہتے تھے کیونکہ وہ احمدیت سے سخت متنفر تھے تو شیخ اعجاز احمد صاحب نے مجھے لکھا کہ "جب علامہ اقبال نے اپنے بچوں کی گارڈین شپ والا وصیت نامہ لکھا، مَیں اس وقت بھی احمدی تھا اور احمدیت میں نے گارڈین کے تقرر کے بعد اختیار نہیں کی"۔

(راقم کے نام خط ۲۴؍اکتوبر ۱۹۸۶ء)

علامہ اقبال کے بڑے بھائی کا احمدی ہونا

علامہ اقبال کے بڑے بھائی کا نام شیخ عطا محمد (۱۸۵۸ء۔۱۹۴۰ء) تھا۔ وہ اوائل سے ہی احمدیت میں داخل ہوگئے تھے اور یہ بندھن برضا ورغبت آخر دم تک قائم رہا۔

قادیان سے شائع ہونے والے اخبار الفضل ۱۰؍اپریل ۱۹۳۴ء میں شیخ عطا محمد صاحب کا شائع شدہ خط موجود ہے کہ مَیں نے سلسلہ احمدیہ کے بانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور مَیں اس وقت سے پکا احمدی چلا آرہا ہوں۔ اب مَیں ان کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت بھی کرتا ہوں۔

مولانا عبدالمجید سالک فرماتے ہیں:

"شیخ عطا محمد نے ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ۱۹۴۰ء میں انتقال فرمایا۔ شیخ صاحب احمدی عقائد رکھتے تھے"۔ (ذکر اقبال صفحہ ۱۰۹)

ملفوظات اقبال کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ عطا محمد عمر کے آخری دور میں بھی علامہ اقبال کو احمدیت میں شامل ہونے کی تحریک کیا کرتے۔

جناب ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی لکھتے ہیں: "حدیث نبوی ہے اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذَا الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِاۃٍ ...... الآخر۔ یعنی خدا تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے دین کو از سر نو تازہ کرتے رہیں گے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۱؍فروری ۱۹۸۶ء)

۱۹۳۵ء۔۳۶ میں علامہ اقبال کی وفات سے دو تین سال پہلے شیخ عطا محمد صاحب نے علامہ اقبال کے سامنے یہ حدیث پیش کی اور علامہ کو تبلیغ احمدیت کرتے ہوئے پوچھا کہ جب گزشتہ تیرہ صدیوں میں مجددین آتے رہے تو چودھویں صدی کے مجدد اگر مرزا صاحب نہیں تو بتاؤ اور کون ہے"۔ (ملفوظات اقبال صفحہ ۱۵)

علامہ اقبال کے بڑے بیٹے کا قادیان بھجوایا جانا

علامہ اقبال نے اپنے بڑے بیٹے "آفتاب اقبال" کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرادیا تھا۔ قادیان کے شائع ہونے والے اخبار الفضل، ۳۱؍دسمبر ۱۹۱۴ء میں یہ خبر شائع شدہ موجود ہے:

"ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پی۔ایچ۔ڈی، مشہور شاعر کے نوجوان فرزند 'آفتاب اقبال' نے جو یہاں ہائی سکول میں تعلیم پاتا ہے حضرت مسیح موعود (یعنی بانی سلسلہ احمدیہ) کی ایک نظم پڑھی۔ پھر اپنا مضمون سنایا"۔ (صفحہ ۳)

علامہ اقبال تحریک احمدیہ کے کب اور کیوں مخالف ہوئے

علامہ اقبال شروع سے ہی تحریک احمدیہ کے مداح چلے آرہے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے بانی نے

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

بقیہ:خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء از صفحہ نمبر۲

امام الدین صاحب ملازم راجہ صاحب) اور ایک تیسرے شخص غیر احمدی تھے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ ہر سہ مہمان اور میں اور میرے چچا صاحب مرحوم اس رات کریم بخش صاحب رنگریز کے ہاں جو میرے بزرگوار چچا کی فیضِ صحبت سے احمدی ہوئے تھے مدعو تھے، وہاں سے قریباً رات 12 بجے کے واپس آئے۔ جس مکان میں ہم رہتے تھے۔ وہ سکول سے جو پرانی طرز کا بہت پختہ اور دو منزلہ مکان تھا بالکل ملحق تھا۔ 4 اپریل 1905ء کی صبح کو نہایت شدید زلزلہ آیا مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت سے ہمارے گھر میں بالکل کوئی نقصان نہیں ہوا۔ میرے مرحوم چچا سب سے اول مکان سے باہر نکل گئے۔ بابو محمد اسماعیل صاحب اور منشی امام الدین صاحب مکان کے اندر ہی رہے مگر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ جس جگہ میری چارپائی تھی وہاں سے تھوڑی دیوار جنوب کی طرف سے اور اسی قدر شمال کی طرف سے اور اوپر اسی قدر چھت بچ رہی۔ تمام مکان کی بنیادیں تک اکھڑ گئی تھیں۔ سکول کی دوسری منزل پر بورڈنگ کے لڑکے سوئے ہوئے تھے وہ بفضلہٖ تعالیٰ سب محفوظ رہے۔ سکول کے تمام طالب علم خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے بالکل بچ گئے۔ سکول کے تمام استاد صاحبان خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے ہر قسم کے بدنی آزار سے محفوظ رہے۔ صرف ایک سکھ استاد تھے جو نئے آئے تھے اور صبح کو چارج لینا تھا جن کی پیشانی پر ذرا سی خراش آئی تھی۔ باقی شہر میں اس زلزلہ سے کیسی تباہی آئی اس کا حال سرکاری رپورٹوں اور اس زمانہ کے اخبارات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ اپنا اندازہ یہ ہے کہ جس گھر میں دس آدمی تھے ان میں سے 9 مر گئے تھے اور صرف ایک زندہ رہا تھا۔ وہ سادہ کار حسن الدین تو بچ رہا مگر اس کی بیوی بچے بھائی دیگر کئی رشتہ دار اس زلزلہ کی نذر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاکسار کو حیرت انگیز طریق پر محفوظ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان بنایا۔

(رجسٹر نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۲ تا ۲۹۶)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کانگڑہ کے زلزلہ کی بات ہو رہی ہے۔ تمام کانگڑہ میں لاکھوں آدمی اس زلزلے کا شکار ہوئے تھے اور ان میں سے ایک بھی احمدی نہیں مر سکا۔ جہاں ہر گھر میں نو نو دس دس آدمی مرتے رہے اس گھر میں اگر ایک احمدی تھا تو وہ بچ گیا۔

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ کا واقعہ ہے میں مفتی فضل الرحمٰن کے مکان پر بمعہ بال بچہ کے رہتا تھا۔ رات کوئی بارہ بجے کا وقت ہوگا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جب دروازہ کھولا تو دیکھا حضرت صاحب کے ایک ہاتھ میں لمپ اور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس ہے اور فرمایا بھائی صاحب دودھ آگیا تھا۔ میں آپ کے لئے لایا ہوں۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اللہ اللہ!!۔ خدا کا نبی اور یہ خاکساری اور انکساری۔ جب آئینہ کمالات چھپی تو حضور نے ایک دن فرمایا کہ ان مولویوں کو بھی تبلیغ کی جاوے مگر یہ لوگ عربی خواں ہیں اور میں اردو۔ ہاں ایک بات ہے کہ میں مضمون بنالاتا ہوں، مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم وغیرہ مل کر عربی کر لیں تو ان کو تبلیغ کی جاوے۔ سبحان اللہ صبح کو حضرت صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو آج چالیس ہزار عربی مادہ کا علم دیا گیا ہے تھوڑی سی عبارت لکھ کر لائے تو مولوی نورالدینؓ و عبدالکریمؓ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ اللہ اللہ ہم نے عمر عربی میں گذاری مگر ایسی عبارت ہمارے خیال میں کبھی نہیں آئی۔

(رجسٹر نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۳ تا ۳۲۶)

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"میرا پیدائشی شہر موضع احمد آباد تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم ہے جو بھیرہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ میرے والدین سخت حنفی تھے۔ بندہ کو امرتسر جناب قاضی سیّد امیر حسین صاحب مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کیلئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا استخارہ کی اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولا کریم مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا جو اس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ہے وہ درست ہے؟ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز نماز عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللیل کے بعد کا ہوتا ہے (یعنی نصف رات کے بعد)۔ جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستانوں میں دودھ آجاتا ہے اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی اختیار کر لی"۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲۔ صفحہ ۳۲۲)

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ فرماتے ہیں:

"میں قادیان سے واپس مرالیوالہ پہنچا تو نماز ظہر و عصر و مغرب پڑھائی اور مغرب کی نماز کے بعد لوگوں سے کہا کہ میری ایک بات سن کر جانا۔ نماز سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ جس طرح میں آگے نمازیں پڑھایا کرتا تھا کیا آج بھی میں نے اس طرح پڑھائی ہے یا ان میں کچھ کمی بیشی کی ہے؟ لوگوں نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ نہیں اسی طرح پڑھائی ہے۔

میں نے کہا یہ بات جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے کوئی علیحدہ کلمہ بنایا ہے یا علیحدہ اپنی نمازیں پڑھاتے ہیں بالکل خلاف واقعہ ہے۔ میں نے خود وہاں جا کر دیکھا ہے کہ وہی کلمہ ہے وہی نمازیں ہیں اور وہی شریعت اسلامیہ ہے جس پر وہ چلاتے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت ہے لوگوں نے کہا کہ آپ قادیان گئے ہوئے تھے؟ میں نے کہا کہ ہاں میں وہیں گیا ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو آیا ہوں اور میں آپ کو آپ کے تمام دعاوی میں سچا اور مامور من اللہ مانتا ہوں۔

ابھی میں اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ تمام مقتدی جن میں بعض سب انسپکٹر پنشنر بھی تھے، مخالف ہو گئے اور کہنے لگے کہ اب آپ ہمارے امام نہیں ہیں۔ اس مصلے پر سے اتر جائیں چنانچہ میں اتر گیا اور کہا کہ میں نے پہلے ہی یہ مقام ترک کر دیا ہوا ہے کہ نہ میں آپ کا امام اور نہ آپ میرے مقتدی۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں تو میں منکرین کا امام نہیں بننا چاہتا۔ اس سے لوگوں میں ہیجان پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولویوں نے مجھ سے قطع تعلق کا اعلان کر دیا۔ پس قصبہ مرالیوالہ میں نہ کوئی مجھ سے کلام کرتا اور نہ کوئی اپنے پاس بیٹھنے دیتا اور نہ خود پاس بیٹھتا وہ لوگ جو مجھے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوا کرتے تھے اب وہ میرے سلام کا جواب تک نہ دیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو اکساتے کہ جتنی بھی اس کو تکلیف دی جائے کار ثواب ہے۔ ادھر لوگوں لوگوں نے مجھ سے قطع تعلق کا اعلان کیا ادھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ سے پیار و محبت کے نظارے اس قدر دکھلائے گئے کہ میرے ایمان میں ترقی در ترقی ہونے لگی۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ "ایک دن مغرب کی نماز پڑھا رہا تھا اور آنسو جاری تھے کہ لوگ بجائے صداقت کے متلاشی ہونے کے عداوت کر رہے ہیں۔ اسی طرح کے خیالات آ آ کر میری اضطراری کیفیت ہو گئی۔ جب میں رکوع میں گیا اور میں نے پہلی دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہا تو معاً میرے سامنے سے پردہ ہٹ گیا اور حسن بصریؒ میرے سامنے آموجود ہوئے اور فرمانے لگے لقد ھممت جس کا مطلب مجھے سمجھایا گیا کہ جب میں نے بھی حق کو قبول کیا تھا تو میں بھی ستایا گیا اور میں نے خوب عزم اور استقلال سے کام لیا۔ ایسا ہی آپ بھی عزم اور استقلال سے کام لیں اور گھبرائیں نہیں۔ پھر معاً بعد یہ نقشہ بدل کر میرے سامنے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور فرمانے لگیں "بیٹا گھبرانا نہیں"۔

دوسرا واقعہ دو تین روز بعد یوں ہوا کہ میں تہجد کی نماز پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک اندھیرے میں اجالا ہوا اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اتر کر میرے پاس دوزانو آبیٹھے ہیں اور مجھ سے فرمانے لگے: لوگ کیسے بے سمجھ ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ اگر میں بجسد عنصری ہوتا تو یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ میں اکٹھا نہ رہتا۔ غرض اس قسم کے نظاروں کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

جلسہ سالانہ جرمنی میں شریک بعض عرب احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ

تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) کی

گولڈن جوبلی تقریبات

خداتعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی(گھانا) کے قیام پر ۳۰رجنوری ۲۰۰۰ء کو پچاس سال کا عرصہ مکمل ہونے پر خصوصی تقریبات منعقد کی گئیں۔ان تقریبات کا پروگرام ایک سال پر محیط تھا۔

تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کی کیڈٹ کور کے طلباء گھانا کے وزیر داخلہ عزت مآب الحاج مالک الحسن یعقوبو کو ایک تقریب میں سکول میں آمد پر گارڈ آف آنر پیش کر رہے ہیں

جوبلی تقریبات کا آغاز ۲۹رجنوری ۲۰۰۰ء کو ہوا۔اس موقعہ پر سکول کے پرانے طلباء،والدین اور دوست شامل ہوئے۔اس پروگرام کی صدارت مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج احمدیہ مشن گھانا نے کی۔اس موقعہ پر مہمان مقرر ریجنل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن جناب اے۔اے۔ درامانی تھے اور اشانٹی قبیلہ کے سربراہ معزز مہمان تھے جن کی نمائندگی اشانٹی کے ایک پیراماؤنٹ چیف نے کی۔

ریڈیو پر گفتگو

تین مختلف ریڈیو سٹیشنز نے گولڈن جوبلی پروگراموں پر تبادلہ خیال کا پروگرام نشر کیا۔

کماسی چلڈرن ہوم کا دورہ

گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں سکول کے پرانے طلباء کی ایسوسی ایشن PTA اور سکول اتھارٹی نے کماسی چلڈرن ہوم کماسی کو وزٹ کیا اور ایک ملین سیڈیز کیش اور دو ملین سیڈیز کا سامان جس میں بسکٹ، صابن، کتابیں، پنسل، ربڑ اور دوسرا سامان شامل تھا بطور عطیہ پیش کیا گیا۔اس چلڈرن ہوم میں اکثر یتیم بچے ہیں۔

پریڈ، جلوس(Float)

۲۲رجون ۲۰۰۰ء کو احمدیہ اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن، ہیڈ ماسٹرز، سٹاف اور طلباء نے کماسی شہر کی گلیوں میں پریڈ کی جو ان تقریبات کا حصہ تھی۔اس کا مقصد لوگوں کے ذہنوں کو تیار کرنا تھا کہ تقریبات شروع ہو چکی ہیں اور سکول خدا کے فضل سے پچاس سال کا ہو گیا ہے۔ایک بہت بڑا بینر ساتھ تھا جس پر تمام پروگرام کی تفصیل درج تھی۔

ریجنل پولیس کمشنر نے ایک پولیس وین، ایک موٹر سائیکل سوار اور کچھ پولیس آفیسرز اس جلوس کی حفاظت اور راستوں کی نشاندہی کے لئے مہیا کئے۔اسی طرح کماسی کے ایک تاجر نے ایک لمبی گاڑی جلوس کے لئے مہیا کی۔ یہ فلوٹ(Float) بہت کامیاب رہا۔

پی۔ٹی۔اے کا دن

یہ دن ۱۵رجولائی ۲۰۰۰ء کو منایا گیا۔اس موقعہ پر اس ایسوسی ایشن نے سکول کی تاریخ اور ایسوسی ایشن کی کامیابیوں کا تذکرہ کیا۔اس موقعہ پر ایسوسی ایشن نے معزز مہمانوں کو تمام ان منصوبوں کا موقعہ پر تعارف کروایا جو ان کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچے یا ابھی زیر تعمیر ہیں۔یہ پروگرام بھی بہت کامیاب رہا۔

اس تنظیم کا قیام ۱۹۸۲ء میں عمل میں آیا تھا۔ایسوسی ایشن نے ایک ۳۳ نشستوں والی مرسیڈیز بس، مکئی پیسنے کے لئے مِل، اساتذہ کی رہائش کے لئے فلیٹ اور سکول کے لئے کلینک تعمیر کر کے دیا۔

اس وقت PTA لڑکیوں کی رہائش کے لئے بورڈنگ کی ایک تین منزلہ عمارت تعمیر کر رہی ہے تاکہ سکول میں لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہو اور ان کی رہائش کی سہولت موجود ہو۔اس منصوبہ کے لئے احمدیہ مسلم مشن نے ۲۰ ملین سیڈیز بطور عطیہ دیا ہے۔

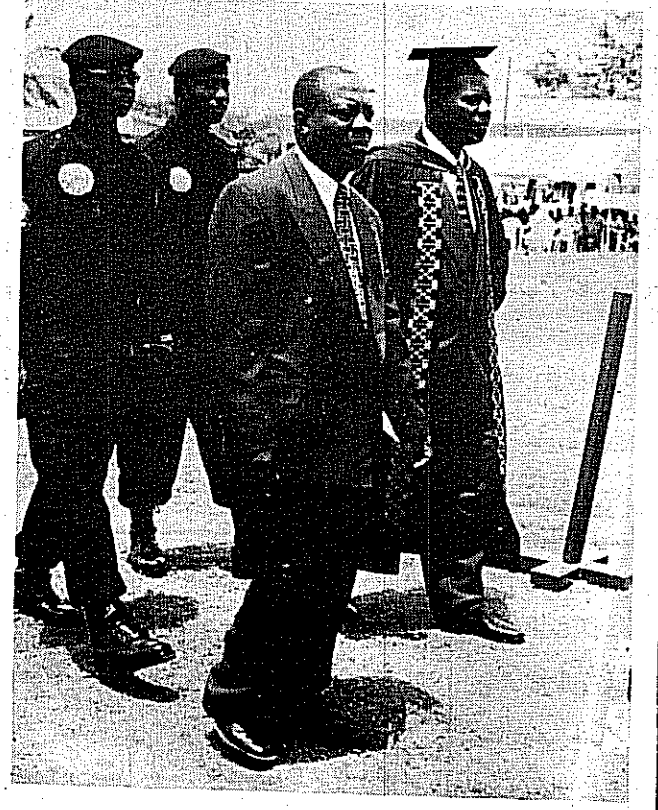

اشانٹی کے ریجنل کمشنر Mr.S.K.Buafo ممبر آف پارلیمنٹ ایک تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ان کے ساتھ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے ہیڈ ماسٹر مکرم یوسف اگیارے صاحب ہیں

پچاس سالہ تقریب کے موقعہ پر لیکچر

اکرا (Accra) کے Gnat ہال میں ڈاکٹر جان ہنسن نے جو انڈیانا یونیورسٹی امریکہ میں تاریخ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں ۲۱رجولائی کو ان تقریبات کے سلسلہ میں ایک لیکچر دیا۔اس تقریب کی صدارت ڈاکٹر کواڈو ٹوٹو جو سکول کے پرانے طالب علم ہیں اور یونیورسٹی آف گھانا میں اکنامکس کے لیکچرار ہیں، نے کی۔اس لیکچر کا عنوان تھا "گھانا میں بڑھتی ہوئی تعلیم اور جماعت احمدیہ" (Enhancing Education in Ghana- The Ahmadiyya Factor)۔اس لیکچر میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا بھی تشریف لائے۔علاوہ ازیں مجلس عاملہ کے ممبران، اولڈ سٹوڈنٹس، سٹاف اور طلباء اور اکرا کے بعض احمدی دوست اور عام لوگ شامل ہوئے۔ نیشنل میڈیا میں لیکچر کی کافی تشہیر ہوئی۔

پروفیسر موصوف نے افریقہ میں اسلام کی تاریخ اور گھانا میں تعلیمی ترقی میں جماعت احمدیہ کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔انہوں نے کماسی میں تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول قائم کرنے پر مشن کی تعریف کی اور خدمات کو سراہا۔

پچاس سالہ تقریب پر سمپوزیم کا انعقاد

یہ سمپوزیم Gnat ہال کماسی میں ۲۵رجولائی کو منعقد ہوا۔تین مقررین کو دعوت دی گئی یہ تینوں ہی سکول کے پرانے طلباء ہیں۔

ان میں سے ایک پریس بٹیرین چرچ کے منتظم ریورنڈ ڈاکٹر سام پریمپے تھے، دوسرے مقرر الحاج ڈاکٹر ایم بی ابراہیم صاحب تھے جو اس وقت ویسٹرن ریجن میں ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز ہیں اور احمدیہ مسلم اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا "تعلیم کے ذریعہ معاشرہ میں تعلقات کا قیام اور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں میرے تجربات"۔

تیسری مقرر ایک معزز خاتون تھیں جن کا نام جسٹس مریم اووسو ہے۔یہ ہائی کورٹ کی جج ہیں۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام اور عورتوں کی

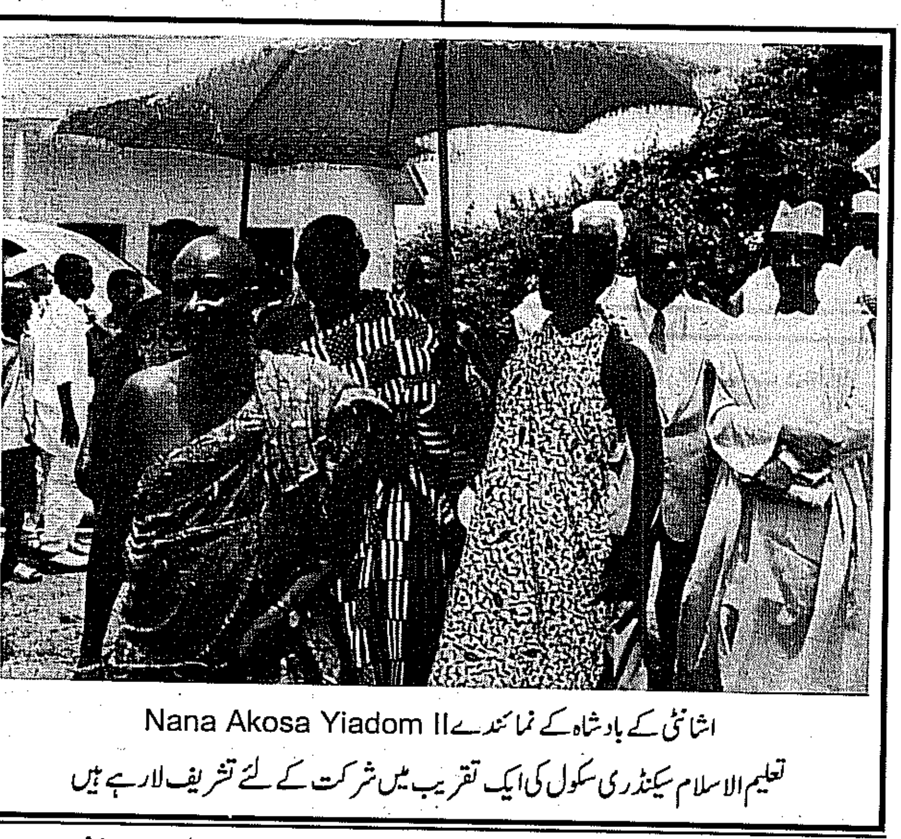

اشانٹی کے بادشاہ کے نمائندے Nana Akosa Yiadom II تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کی ایک تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

تعلیم" (Islam and Female Education)۔ جسٹس مریم اودوسو صاحبہ گھانا کی پہلی مسلمان جج ہیں اور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی پرانی طالبہ ہیں۔

اس سمپوزیم میں بکثرت لوگ شریک ہوئے۔ محترم امیر صاحب، بورڈ آف گورنرز کے ممبرز، پی۔ٹی۔اے، اولڈ بوائز، سٹوڈنٹس، سٹاف اور طلباء کے علاوہ دیگر احمدی اور غیر احمدی دوست بکثرت شامل ہوئے۔

Mr.I.K.Boateng جو سکول کے پرانے طالبعلم ہیں اور بورڈ آف گورنرز کے ممبر ہیں نے اس کی صدارت کی۔

احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے تحت ایک کیڈٹ کور کا آغاز

اس کا آغاز ۱۹۹۹ء کے وسط میں تقریباً ۱۰۰ طلباء کے ذریعہ کیا گیا۔ فوج کے متعلقہ محکمہ سے باقاعدہ اس کے قیام کی اجازت حاصل کی گئی۔ اجازت ملنے پر تین فوجی افسران کو کیڈٹ کور کی تربیت کے لئے مقرر کیا گیا۔ ان کی باقاعدہ ٹریننگ ۴؍نومبر تک جاری رہی جب باقاعدہ طور پر پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوئی۔ اس موقع پر کیپٹن فرانسس آرتھر حاضر ہوئے اور جنرل آفیسر کمانڈنگ نارتھ کی نمائندگی کی۔ اس کارروائی کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا نے کی۔ اس موقع پر بہت سے معززین کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ بعض دوسرے سکولوں کے کیڈٹ کورز بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر آرمی بینڈ کو خصوصی دعوت دی گئی۔

جوبلی فٹ بال میچ

ان تقریبات کے تسلسل میں تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (Kumasi) اور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے (Asokore) کے درمیان ایک فٹ بال میچ کھیلا گیا جو میزبان سکول نے ۲ کے مقابلے میں ۳ گول سے جیت لیا۔ اس کے آخر پر محترم امیر و مبلغ انچارج گھانا نے جیتنے والی ٹیم کو ٹرافی عطا کی جس کا نام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ٹرافی رکھا گیا۔

مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج گھانا احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے ہیڈ ماسٹر مکرم یوسف اگیارے صاحب کو ان کی ٹیم کے فٹ بال میچ جیتنے پر حضرت مرزا طاہر احمد ٹرافی، عطا کر رہے ہیں

مکرم یوسف اگیارے صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی سیکنڈری سکول کماسی، عزت مآب الحاج مالک الحسن یعقوبو وزیر داخلہ گھانا، مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج گھانا اور عزت مآب S.K.Buafo ممبر آف پارلمنٹ ایک تقریب میں نمایاں ہیں

گولڈن جوبلی تقریری مقابلہ اور تقسیم انعامات

یہ ان تقریبات کی سب سے اہم تقریب تھی۔ اس کا انعقاد ۳۱؍مارچ بروز ہفتہ عمل میں آیا۔

عزت مآب الحاج مالک الحسن یعقوبو وزیر داخلہ گھانا ایک تقریب میں خطاب فرما رہے ہیں

مندرجہ ذیل معزز مہمانوں کو اس تقریب کے لئے دعوت دی گئی۔

(۱) مکرم مولا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مشن گھانا۔

(۲) اشانٹی قبیلہ کے سب سے بڑے چیف اوٹمفو اوسی ٹوٹو II۔

(۳) آنریبل ایس کے بوآفو۔ اشانٹی ریجنل منسٹر۔

(۴) وزیر تعلیم۔ جن کی نمائندگی قائم مقام ڈائریکٹر جنرل نے کی۔

(۵) الحاج مالک بن الحسن یعقوبو ممبر پارلیمنٹ۔

والدین، طلباء، اولڈ سٹوڈنٹس اور ڈائریکٹرز آف ایجوکیشن اور عام لوگوں نے کثرت سے شرکت کی۔

صبح سب سے پہلے اجتماعی فوٹو ہوئی اس کے بعد ڈرامہ اور سائنس کی نمائش ہوئی۔ اس کے بعد طلباء، سٹاف، مہمان خصوصی نے جلوس کی شکل میں تقریب کے مقام تک پریڈ کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور امیر صاحب نے دعا کروائی۔ پروگرام میں درج ذیل احباب کی تقاریر ہوئیں۔

۱) صدر احمدیہ اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن الحاج ایم بی ابراہیم صاحب۔

۲) اشانٹی قبیلہ کے سربراہ کے نمائندہ پیراماؤنٹ چیف نانا اکوسا ییاڈوم۔

۳) سینئر پریفیکٹ آف سکول ماسٹر جیف کیلسن۔

آخر پر ہیڈ ماسٹر مکرم یوسف صاحب نے جوبلی تقریبات کی تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد سرکاری نمائندگان نے تقاریر کیں جن میں قائم مقام ڈائریکٹر جنرل کی تقریر بعنوان "گھانا میں تعلیمی ترقی میں جماعت احمدیہ کا کردار" ہوئی۔ اس کے بعد انعامات کے مستحق طلباء کو انعامات دئے گئے جن میں تعلیمی اور دیگر انعامات شامل تھے۔

سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر کو بھی خصوصی انعام سے نوازا گیا۔ اسی طرح امیر و مشنری انچارج صاحب احمدیہ مشن کو خصوصی انعام دیا گیا کیونکہ وہ سکول کے ابتدائی طلباء میں سے ایک ہیں۔ اسی طرح ایسے اساتذہ جو لمبے عرصہ سے سکول میں پڑھا رہے ہیں اور جن کی خدمات بھی اعلیٰ درجہ کی ہیں ان کو بھی انعامات دئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول کی تمام تقریبات نہایت کامیابی سے منعقد ہوئیں۔ ملک میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو سراہا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو اس طرح بہبود انسانی کے کام نہایت کامیابی سے کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

LOG ON TO

www.alislam.org

Watch

MTA Live 24/7

Buy Books

Online at

Alislam Bookstore

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

بقیہ: کلمات تثلیث (Apostle's Creed) کی نئی اورجدید تشریحات
از صفحہ نمبر ۴

only to assume a false view of the origin of soul, but also to make God directly the author of sin."

(Apostle Creed Re-Examined. page 4-5)

یعنی یہ خدا تعالیٰ کے عدل کے واضح طور پر خلاف ہے کیونکہ اس کو قبول کرنے کے نتیجہ میں ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ (الف) خدا انسان کو ایک ایسی عہد شکنی کا ذمہ دار قرار دیتا ہے جو عہد اس نے کبھی نہیں کیا............ہم نے کبھی آدم کو اس عہد و پیمان کرنے کی ذمہ داری نہیں سونپی بلکہ اس امر کا بھی کوئی ثبوت نہیں کہ آدم نے کبھی یہ عہد کیا تھا۔ اس عہد نبوی کے نتیجہ میں آدم کو یہ علم تھا کہ اس کی عیال ہوگی۔ (ب) اس عہد کی بنیاد پر خدا ان انسانوں کو گناہ گار قرار دیتا ہے جنہوں نے یہ گناہ نہیں کیا یابالفظ دیگر بے گناہ ہیں۔ (ت) خدا ان معصوم انسانوں کو گناہگار قرار دے کر ہر نئی انسانی روح کی پیدائش کا غلط تصور پیش کرتا ہے بلکہ براہ راست خدا کو گناہ کا مصنف قرار دیتا ہے"۔

☆......ایل برک ہاف (L.Berkhof) تحریر کرتے ہیں:

"...(3) It (the theory of original sin - our note) does not explain why Adam's descendents are held responsible for his first sin only, and not for his later sins, nor for the sins of all the generations of forefathers that followed Adam. (4) Neither it gives an answer to the important question, why Christ was not held responsible for the actual commission of sin in Adam, for he certainly shared the same human nature, the nature that actually sinned in Adam".

(Apostle Creed Re-Examined. page 5)

یعنی......(۳) یہ (گناہِ اول کی تھیوری ......ناقل) اس بیان سے قاصر ہے کہ انسان صرف آدم کے پہلے گناہ کا ذمہ دار ہے۔ بعد کے گناہوں کا کیوں نہیں۔ اور نہ ہی ہمارے ان آباؤاجداد کے گناہوں کا جو آدم کے بعد گزرے۔ (۴) نہ ہی یہ اس اہم سوال کا جواب دیتا ہے کہ مسیح آدم کے گناہ کے کیوں ذمہ دار نہیں کیونکہ مسیح نے بھی وہی انسانی فطرت پائی جس فطرت نے آدم میں گناہ کیا تھا"۔

☆......ہنری شیلڈن (Henry Sheldon) گناہِ اول کی مختلف تھیوریوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" An evil which is matter of pure inheritance cannot rationally be made the ground of the moral reprobation of the person inheriting. To him it is a calamity, and more properly calls for compassion than for condemnation...If it is irrational cruelty to blame for one for a bodily deficit which was then given, rather than acquired by personal misconduct, it is, in like manner, gross injustice to blame one for a spiritual deficit which was imposed outright and in no part was acquired."

(Apostle Creed Re-Examined. page 5)

یعنی بدی جو کہ انسان کو ورثہ میں ملی ہے اس کے اخلاقی انحطاط کا کیسے باعث ہو سکتی ہے جس نے اس کو ورثہ میں پایا۔ اس کے لئے تو یہ ایک انتہائی المیہ ہے اور تقاضا کرتا ہے کہ اس سے ہمدردی کی جائے نہ کہ اس کی تذلیل۔ اگر کسی کو کوئی جسمانی کمزوری ودیعت کی جائے اور اس کے نتیجہ میں ظہور پذیر اخلاقی انحطاط پر بازپرس کی جائے یہ سراسر بہیمانہ ظلم ہے۔ اسی طرح طرح یہ انتہائی ناانصافی ہے کہ روحانی کمزوری عطا کر کے کسی کو ملزم قرار دیا جائے جبکہ وہ کمزوری ودیعت کی گئی تھی نہ کہ انسان نے اس کو اپنی مرضی سے اختیار کیا تھا۔

☆......ہنری بلاکر (Henry Blocher) اپنی کتاب "Original Sin- Illuminating the riddle" میں لکھتے ہیں:

"All these theologians carefully came to the conclusion that this concept of original sin is absurd and has no rationale behind it."

(Apostle Creed Re-Examined. page 5)

یہ تمام مذہبی محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آدم کا گناہ اول اور اس کے نام نہاد نتائج یہ سب کچھ نہ صرف عقلی طور پر ناممکن ہے بلکہ وقوع پذیر ہونے سے ہی قاصر ہے۔ یہ فلسفہ حکمت سے عاری ہے اور انسانی دماغ کے لئے قطعی ناقابل قبول۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۰۱ء
از صفحہ نمبر ۱۶

اس کے بعد ایک مہمان مکرم ڈاکٹر اسکاندار ذوالقرنین صاحب جو اسلامک انسٹی ٹیوٹ کے پروفیسر ہیں کو مکرم امیر صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے اس جماعت سے اس طرح دلچسپی ہوئی کہ ۱۹۸۳ء میں ملکی مذہبی ڈیپارٹمنٹ کے ریسرچ کے شعبہ نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کا حکم دیا۔ انہون نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے تفصیل سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور تحقیق کے بعد ایک مقالہ تحریر کیا۔ انہوں نے افراد جماعت کی مہمانوازی اور اشاعت اسلام کے لئے خدمات مثلاً مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور ایم ٹی اے کا تحسین سے ذکر کیا اور کہا کہ اس جماعت نے ایسی خدمات اسلام انجام دی ہیں کہ عالم اسلام میں کسی اور کو ایسی توفیق نہیں ملی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے الہام "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے بہت دفعہ دیکھا ہے کہ جلسہ گاہ، رہائش گاہ وغیرہ ہمیشہ چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ امسال بھی یہی مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ اس وقت حاضرین کی تعداد دس ہزار تین سو بیس ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامات جتنے بھی وسیع کریں یہ الہام ہمیشہ صادق آتا ہے اور نئی وسعتوں کے لئے ہدایت دیتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے جماعت کی ترقی، تبلیغ اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آخر پر جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان ورضاکاران اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم معتدل رہا اور تمام انتظامات بخیر و خوبی انجام پائے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

پرندے بھی خدا کی تسبیح کرتے ہیں لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں ان کی تسبیح سمجھنے کی طاقت ہو یا نہ ہو لیکن وہ چیزیں شعوری یا لاشعوری طور پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔

اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ جب جنت کے باغات میں سے گزرو تو ان میں خوب کھاؤ پیو۔ عرض کی گئی کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مسجدیں۔ عرض کیا گیا کہ ان میں چرنے سے کیا مراد ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰه ، اَلْحَمْدُلِلّٰه ، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه ، اَللّٰهُ اَكْبَر یعنی یہ کلمات کہا کرو۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجالس کا کفارہ یہ ہے کہ انسان یہ کلمات پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰه وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجلسوں میں کئی قسم کی بیہودہ باتیں بھی انسان کرتا ہے۔ لغو اور فضول بکتا ہے۔ اس قسم کی غلطیوں کا کفارہ یہ ہے کہ خدا کو مخاطب کر کے عرض کرے کہ اے اللہ! تو ہی ہے جو برائی سے پاک ہے اور ایسا پاک ہے کہ حمد کی وجہ سے مثبت صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ مَیں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی جھکتا ہوں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے بعض احادیث کے حوالہ سے تسبیح کی فضیلت و اہمیت بیان کی۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ہے کہ ﴿يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ﴾۔ یعنی بجلی کی گھن گرج اس کی تسبیح کرتی ہے مگر اس کی حمد کے ساتھ۔ حضور نے فرمایا کہ بجلی جب چمکتی ہے تو سب سے پہلے ہر قسم کے جراثیم کو جلاتی ہے۔ پھر حمد اس میں یہ ہے کہ اس بجلی کے ذریعہ سے سمندر کا پانی نتھر کر بلند ہوتا ہے اور صاف ستھری بارش بن کر برستا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے کہ فرشتے بھی خدا کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ اللہ کے بندوں کے لئے خوف کرتے ہیں کہ اس بجلی کے بداثرات ان پر نہ مترتب ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اکثر تسبیح کے ساتھ حمد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہر برائی و کمزوری سے پاک ہے بلکہ وہ ہر صفت محمودہ سے متصف ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ طٰہٰ کی آیت ۱۳۱ کے حوالہ سے بتایا کہ یہاں تمام نمازوں کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ ایک صبر کرنا دوسرے نمازوں کو سنوار کر ادا کرنا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے آؤ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ یعنی دشمن جو قیامت تم پر توڑنا چاہتا ہے۔ اگر تم نمازیں پڑھو تو وہ قیامت دشمن پر ٹوٹے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت یونسؑ کی دعا ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ کے متعلق بتایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے بھی حضرت یونسؑ کی یہ دعا کی وہ ضرور قبول کی جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دعا تہجد میں ضرور یاد رکھنی چاہئے۔ اسی طرح متفرق آیات قرآن کے حوالہ سے حضور نے اس مضمون کو اجاگر فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کے ایک اور الہام کے حوالہ سے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم" کی دعا بھی خاص طور پر تہجد کی نماز میں پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا رحمہا اللہ

ماہنامہ "مصباح" ربوہ ستمبر ۲۰۰۰ء کے خصوصی شمارہ کے حوالہ سے حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ کا ذکر خیر گزشتہ شمارہ کے تسلسل میں جاری ہے۔

مکرمہ طاہرہ رشیدالدین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت چھوٹی آپا کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ غریب بچیوں کا سہارا بنتیں، انہیں گھر میں رکھ کر اُن کی تربیت کرتیں، تعلیم دلواتیں، اُن کے سارے اخراجات خود برداشت کرتیں، اُن کی شادی کرتیں اور اُن کے جہیز اپنے ہاتھ سے تیار کرتیں۔ ایسی بچیوں میں بعض یتیم بھی ہوتیں اور ایک وقت میں کئی جمع ہو جاتیں۔ ایک بار فرمایا کہ ان بچیوں کی مجھ پر بڑی ذمہ داری ہوتی ہے، ان کی تربیت کے سلسلہ میں پریشان رہتی ہوں۔

....

مکرمہ بشریٰ نعیم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں حضرت چھوٹی آپا کے پاس حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کے دَور میں آئی تھی۔ آپ نے مجھے پہلی کلاس میں داخل کروایا، قاعدہ اور قرآن مجید خود پڑھایا۔ میٹرک کے بعد پوچھا: اب کیا ارادہ ہے؟۔ مَیں خاموش ہو گئی کیونکہ مَیں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کبھی مَیں بھی کالج میں پڑھوں گی۔ فرمانے لگیں: میری طرف سے تم چاہے ایم۔اے کرو، یہ تمہاری اپنی ہمت ہے۔

فروری ۱۹۸۱ء میں میری شادی ہوئی۔ مَیں جتنا عرصہ آپ کے پاس رہی، اگر کوئی غلطی ہو جاتی تو آپ نرمی سے اصلاح کرتیں۔ صرف ایک حکم تھا کہ سکول سے سیدھے گھر آنا ہے۔ آپ کے کام کروانے کا اپنا ہی انداز تھا۔ کبھی حکم نہیں دیا بلکہ یوں کہتی تھیں کہ فارغ ہو کر میرے کپڑے استری کر دینا۔ اگر نماز کا وقت ہوتا تو کہتیں نماز پڑھ کر میرا فلاں کام کر دینا۔

جب میری امی کا فیصل آباد میں آپریشن تھا تو آپ نے وہاں کی صدر لجنہ سے بات کی۔ چنانچہ ہمارے سارے رشتہ داروں کو کھانا اور چائے بروقت ملتی رہی۔ جس دن آپریشن ہونا تھا، اُس دن خود ہسپتال تشریف لائیں اور ہم دونوں بہنوں کو اپنے ساتھ لگا کر بہت پیار کیا اور تسلّی دی۔ ہمیشہ مجھ سے حقیقی ماں جیسا سلوک کیا۔

....

مکرمہ رضیہ درد صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے قریباً چالیس سال تک مختلف حیثیتوں سے آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے میری کمزوریوں کی اس طرح پردہ پوشی فرمائی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اور اصلاح بھی ہو گئی۔

جب حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے اولاد کو وقف کرنے کے بارہ میں خطبہ ارشاد فرمایا تو میرے دل پر اس لئے بہت اثر ہوا کہ میری اُس وقت بیٹی ہی تھی، یعنی بیٹا نہ تھا۔ مَیں نے آپ سے نہایت عاجزی سے نرینہ اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے درد دل سے میرے لئے دعا کی اور پھر مجھے بتایا بھی۔ اُسی سال آپ کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت عطا ہوئی تو پھر بتایا کہ جب بھی دعا کے لئے رقّت طاری ہوئی تو تم میرے سامنے آکھڑی ہوئی، لگتا ہے مَیں نے اعتکاف میں صرف تمہارے لئے ہی دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو قبول فرمایا اور اُسی سال اکتوبر میں مجھے بڑے بیٹے سے نوازا۔

آپ کی ذات تھی تحریک، تموّج، طوفاں
آپ کو زندگی کرنے کا ہنر آتا تھا
خوبصورت تھا بہت خدمت دیں کا انداز
آپ کے پاس جو آتا تھا سنور جاتا تھا

....

مکرمہ امۃالشافی سیال صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ہم پشاور سے آکر سالانہ اجتماع اور تربیتی کلاس میں شریک ہوتے۔ اس موقعہ پر مختلف مجالس کی نمائندوں کو کسی ایک دوپہر یا رات کا کھانا حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے ساتھ کھانے کی سعادت حاصل ہوتی۔ مختلف جماعتوں کی مختلف اوقات میں باریاں مقرر تھیں۔ جب ہماری باری تھی تو کھانے کے دوران مَیں نے کہہ دیا کہ پشاور میں ثابت مسور نہیں ملتے اور مجھے مسور اور چاول بہت پسند ہیں، اسی طرح آم، جامن، سرسوں کا ساگ، غرضیکہ کئی پسند کی چیزیں گنوادیں۔ اس مادر مہربان کی مہربانی دیکھئے کہ اُسی شام آپ نے ٹفن میں چاول اور ثابت مسور بھجوادیئے اور پھر یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہا۔ جب بھی ربوہ گئی، جہاں بھی قیام ہوا، کبھی مسور چاول، کبھی ساگ، کبھی جامن، کبھی آم پہنچ جاتے۔

میرے خاوند کی وفات ہوئی تو آپ تعزیت کے لئے تشریف لائیں۔ میری خراب حالت دیکھ کر کہنے لگیں: اپنے آپ کو خود حوصلہ دلاؤ، تم اگر سمجھو کہ اس طرح بیمار رہ کر مر جاؤ گی تو یہ ناممکن ہے، مرنا تو تب ہی ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا۔

....

مکرمہ صائمہ مریم ثمر صاحبہ نے اپنے مضمون میں "تاریخ لجنہ اماء اللہ" کی طبع شدہ مختلف جلدوں کا تعارف کروایا ہے اور اِن کی تدوین و طباعت کے راستہ میں جو مشکلات پیش آئیں، اُن کی تصویر کشی کی ہے۔ اس تاریخ کی اب تک پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جلد سوم کے "تعارف" میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ تحریر فرماتی ہیں کہ مَیں نے ایک خواب کافی عرصہ پہلے دیکھا تھا کہ گویا مَیں حضرت مسیح موعودؑ سے مل کر آ رہی ہوں اور آپؑ نے جو فرمایا ہے، چاہتی ہوں کہ سنادوں۔ آگے بڑھ کر دیکھا کہ ایک خاتون کھڑی ہیں، مَیں پاس گئی اور اُن سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ "اگر کسی فرد میں ذاتی کمزوریاں ہوں اور کوئی غلطی بھی اس سے ہو جائے تو اگر اس میں ایمان، اخلاص اور محبت ہے تو پھر خدا اپنا موتی کیچڑ میں پڑا نہیں رہنے دے گا"۔...... سو میری بہنیں اپنا جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلیفہ کے کسی حکم کے خلاف کسی دنیوی معاملہ میں دین کو چھوڑ کر دنیا کو مقدم رکھ سکتی ہیں؟

....

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے بارہ میں مکرمہ امۃالباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار

لجنہ کی روحِ رواں تھیں سیدہ امّ متین
اس تنِ زندہ کی جاں تھیں سیدہ امّ متین
علم کا کوہِ گراں تھیں سیدہ امّ متین
ذات میں گویا جہاں تھیں سیدہ امّ متین
مصلح موعود نے ازخود تراشا تھا جسے
ایک ہیرا بے گماں تھیں سیدہ امّ متین

سہ ماہی "النساء" کا چھوٹی آپا نمبر

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا سہ ماہی رسالہ "النساء" کا جنوری تا مارچ ۲۰۰۱ء کا شمارہ حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ کے حوالہ سے خاص اشاعت کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بڑے سائز کے ۷۲ر صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۲۴ر صفحات پر مشتمل انگریزی حصہ بھی شامل ہے۔ اس رسالہ میں شامل مضامین کے منتخب حصے ہدیہ قارئین ہیں:

....

محترمہ امۃاللطیف خورشید صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر کے نوٹس اور حضورؓ کی ڈاک پر ہدایات لینے کے نتیجہ میں حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ کی اپنی تربیت اس طرح ہو گئی تھی کہ بیس پچیس صفحات کی اپنی تقاریر بھی اس طرح لکھتیں کہ کانٹ چھانٹ یا دوبارہ لکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ لکھائی میں شروع سے آخر تک خوبصورتی اور یکسانیت قائم رہتی تھی۔

اگرچہ طبیعت میں بہت سادگی تھی لیکن عمدہ اور لباس اور زیور کا استعمال بھی فرماتی تھیں۔ ایک بار لجنہ کے زیراہتمام بعض شہروں میں سیرۃالنبیؐ کے جلسوں کا اہتمام کیا گیا جن کی صدارت آپؒ نے کی اور ہر جگہ ایک ہی جوڑا پہنا ہوا تھا۔ مَیں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ کپڑے مکہ مدینہ سے خاص طور پر منگوائے ہیں جو سیرۃالنبیؐ کے ہر جلسہ میں اِن کو ہی پہنا ہے۔ آپؒ نے ہنس کر فرمایا: مجھے یہ تو خیال ہی نہیں کہ مَیں نے ہر جگہ ایک ہی کپڑے پہنے ہیں۔

مجھے ایک بہت لمبا عرصہ آپؒ کے ساتھ لجنہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ جب مَیں کینیڈا آنے سے پہلے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جب واپسی کیلئے اٹھی تو آپؒ بھی کھڑی ہو گئیں اور مجھے گلے لگا کر فرمایا کہ جب لمبے عرصہ تک اکٹھے کام کیا جائے تو بعض اوقات کوئی غلط فہمی یا ناگوار بات بھی ہو جاتی ہے، معاف کر دینا۔ مَیں یہ سن کر سخت شرمندہ ہوئی کہ جو بات مجھے کہنی چاہئے تھی وہ آپؒ نے کہہ دی۔

آپؒ کی ایک غیر معمولی خوبی یہ بھی تھی کہ بعض اوقات بظاہر ایک بالکل معمولی سی تعلیم اور لیاقت رکھنے والی کارکن کے سپرد بڑے اہم کام کر دیا کرتی تھیں اور پھر دعا اور توجہ کے ساتھ اُس کی راہنمائی فرماتیں۔ لجنہ کی کارکنات کے ساتھ نہایت ہی شفقت کا سلوک فرماتیں اور نہ صرف اُن کا بلکہ اُن کے عزیزوں کا بھی خیال رکھتیں۔

....

مکرمہ امۃالرفیق ظفر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ حضرت مصلح موعودؓ کا نام بہت محبت و احترام سے لیتی تھیں اور حضورؓ کے عظیم الشان مقام کو دل و جان سے پہچانتی تھیں۔ شادی سے پہلے حضورؓ نے آپکو عربی ڈکشنری (المنجد) تحفۃً دی تھی جسے آپؒ نے ہمیشہ سنبھال کر رکھا۔

مجھے پانچ سال آپؒ کی زیرتربیت کام کرنے کا موقع ملا۔ آپؒ نے کبھی سختی نہیں کی بلکہ آپؒ کو دل جیتنے کا گُر آتا تھا۔ بہت قدردان ہستی تھیں۔

خلیفہ وقت سے بہت محبت اور عقیدت رکھتی تھیں اور خلافت کی عظمت اور اس سے گہری وابستگی آپؒ کے بابرکت وجود سے نمایاں تھی۔ ایک روز فون کی گھنٹی بجی۔ آپؒ سٹور میں تھیں۔ مجھے آواز دی کہ فون اٹھالو۔ مَیں فون اٹھایا اور السلام علیکم کہہ کر پوچھا کہ آپ کون صاحب بات کر رہے ہیں؟۔ "مَیں میاں ناصر بات کر رہا ہوں"۔ مَیں نے یہ پیغام جب چھوٹی آپا کو دیا تو آپؒ اتنی تیزی سے بھاگتی ہوئی آئیں کہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں گر نہ جائیں۔ پھر فرمانے لگیں کہ یہ تو حضورؒ کا فون تھا۔ آپؒ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت کے جذبات سے تمتما رہا تھا اور مَیں سوچ رہی تھی کہ آپ تو حضورؒ کی ماں ہیں۔

....

مکرمہ امۃالرفیق ظفر صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار ذیل میں پیش ہیں:

السلام اے سیدہ اُم متیں
تیری فرقت سے ہیں کتنے دل حزیں
مصلح موعودؓ کی پیاری حرم
جس کا زیور تقویٰ، ایمان و یقیں
شفقت و احسان کی تصویر تھی
عجز کا پیکر وجودِ عنبریں
مہرباں مادر تھی لجنہ کے لئے
پُر تبسم، پُرکشش اور دلنشیں

....

مکرمہ راضیہ سرفراز صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرا بیٹا بچپن میں بہت ضدی تھا جس سے مجھے بہت پریشانی تھی۔ ایک بار مَیں نے اپنی اس پریشانی کا ذکر حضرت سیدہ سے کیا تو آپؒ نے فرمایا کہ اس پر کبھی بھی سختی نہ کرنا، بچے کے ذہن پر یہ باتیں نقش ہو جاتی ہیں، بس صرف دعا کا سہارا لو، مَیں بھی دعا کروں گی، دیکھ لینا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بچہ جلد ہی نارمل ہو گیا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
12/11/2001 – 18/11/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 12th November 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Class: By Huzoor - Class No.159 Part 1
01.25	Children's Workshop: Prog. No.2
01.50	MTA USA: Hiking the Grand Canyon
02.55	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme Volume No.3 of Izaala Auhaam – 31st Prog.
03.30	Rencontre Avec Les Francophones Rec.05.11.01
04.30	Learning Chinese: By Usman Chou Sb. Lesson Lesson No. 241
05.00	Liqaa Ma'al Arab with Huzoor: No.415 Rec.16.06.98
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Moshaira: Part 1
08.00	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
08.35	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Muree.'
08.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.415 ®
09.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
10.55	Children's Class: By Hazoor Class No.159®
11.25	Learning Chinese: Lesson No.241®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bangali Shomprachar: Various Items
13.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
14.30	Dars-e-Malfoozat
14.45	MTA USA: ®
15.55	Children's Class: By Hazoor No.159®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.241 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.415 ®
20.15	Moshaira: ®
21.05	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
22.05	Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.40	MTA USA: ®

Tuesday 13th November 2001

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55	Children's Class: With Huzoor Class No.159 - Final Part
01.25	Children's Corner: Yassranal Quran Class No.19
02.00	Tarjumatul Quran: By Huzoor. Lesson No.222
03.00	Medical Matters: Prog. No.1 – Body Care
03.30	Mulaqat With Bengali Friends Rec: 06.11.01
04.30	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.24
04.55	Urdu Class: By Hazoor.
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00	Pushto Programme: F/S Rec.09.06.00
08.10	Medical Matters: Prog. No.1 ®
08.50	Urdu Class: By Hazoor. ®
10.00	Indonesian Service: Various Programmes
11.00	Children's Class: By Hazoor Class 159®
11.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.24®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Bengâli Mulaqat: With Hazoor ®
14.30	Darsul Hadith
14.55	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.220 – R ec.10.12.97
16.00	Children's Class: By Hazoor – No.159®
16.30	Children's Corner: Yassranal Quran No.19®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.23 ®
19.00	Urdu Class: Lesson No.292 ®
20.05	Norwegian Programme. Programme No. 1
20.35	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.35	Medical Matters: Prog. No.1 ®
22.00	Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ®
23.00	Safar Hum Nay Kiya: Visit to Mallam Jabba
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 24 ®

Wednesday 14th November 2001

00.05	Tilawat, News, A page from the History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15	Children's Corner: With Waaqifeene Nau
02.00	Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.223 – Rec.23.12.97
03.00	Perahan: How to make Cushions
03.20	Mulaqat: With Huzoor & Atfal
04.25	Speech: Basharat A. Mahmood Sb. J/S District Bawal Pur
04.50	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor
06.05	Tilawat, News, A Page from the History of Ahmadiyyat
06.50	Swahili Muzakarah: Seeratun Nabi (SAW)
07.55	Perahan: ®
08.15	Al Maidah: A Cookery Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab: ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau®
11.30	Question & Answer Session with Urdu Speaking Guests
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Shrompachar: Various Items
13.30	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
14.30	A page from the History of Ahmadiyyat®
14.50	MTA Travel: A Visit to Florida
15.05	Tarjumatul Quran: Class No.223 ®
16.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau ®
16.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.66 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqat
19.20	Liqaa Ma'al Arab: ®
20.30	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.30	Ta'aruf: Guest – Major Syed M. Ahmad Sb ®
22.10	Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
23.05	Perahan: ®
23.25	Question & Answer Session with Urdu Speaking Guests®

Thursday 15th November 2001

00.05	Tilawat, News,
00.30	Sighting of the New Moon By Imam Atta-ul-Mujeeb Rashid Sahib ®
01.00	Children's Corner: Guldastah No.4
01.25	Children's Corner: Extempore Speech Comp.
02.05	Homeopathy Class: By Hazoor. No. 52
03.05	Ae'eena: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat – Part 4
03.30	Q/A Session: With Hazoor Rec.15.02.98 With English Speaking Guests – Part 2
04.25	Learning Languages: Learning Chinese With Usman Chou Sb. Lesson No. 21
04.55	Urdu Class: By Hazoor. Lesson No. 293 ®
06.05	Tilawat, News,
06.30	Sighting of the New Moon: ®
06.55	Sindhi Muzakarah: The true meaning of Jihad
07.50	Sindhi Programme: 40 Gems
08.00	Ae'eena: ®
08.25	Documentary: Fun Kadah
09.00	Urdu Class: By Hazoor – Class No.293 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Guldastah No.4 ®
11.25	Learning Chinese: Class no. 21
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: F/S Rec.12.01.96 With Bengali Translation
13.40	Q/A Session : With Hazoor Rec.15.02.98®
14.30	Sighting of the New Moon ®
14.50	Homeopathy Class: Lesson No.52 ®
16.00	Children's Corner: Guldastah No.4 ®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.21 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
18.55	Urdu Class: By Hazoor Class No.293®
19.55	Documentary: Fun Kadah ®
20.40	Q/A Session: With English Speaking Guests®
21.40	Sang-e-Meel: The Essence of Time Presented by Fareed A. Naveed Sb.
22.00	Homeopathy Class: Lesson No.52 ®
23.00	Ae'eena:®
23.25	Learning Chinese: Lesson No.21 ®

Friday 16th November 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.50	Children's Class: Lesson No.74 (Canada)
01.50	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends Rec.29.10.99
02.40	Sighting of the New Moon: By Imam Atta-ul-Mujeeb Rashid Sahib
03.10	MTA Sports: Annual Sports Ansarullah
03.50	Annual Industrial Exhibition: - Part 2
04.20	Lajna Magazine: Prog. No.20
05.05	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.294 Rec.23.07.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.55	Siraiky Muzakarah
07.55	MTA Sports: Football Tournament ®
08.35	Sightings of the Moon: ®
09.05	Urdu Class: Lesson No.294 ®
10.15	Indonesian Service: Various Items
10.45	Bengali Shomprachar: Various Items
11.15	Seeratun Nabi (SAW)
12.00	Tilawat, News, Malfoozat
13.00	Friday Sermon: Live by Hazoor
14.00	Exhibition: Annual Industrial Exhibition 1999
	Part 2 – Narrator Saleem-ud-Din Sb.
14.30	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
15.25	Sighting of the Moon:
15.55	Friday Sermon ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Prog. Special Le Calendrier Islamique – Partie 1
18.45	French Programme: Various Items
19.15	Urdu Class: Lesson No.294 ®
20.15	Sighting of the Moon ®
20.45	Friday Sermon: By Hazoor ®
21.45	Annual Industrial Exhibition ®
22.15	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
23.05	Lajna Magazine: Prog. No.20 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan

Saturday 17th November 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Dars Malfoozat
01.00	Kehkashan: Hosted by Nafees A. Ateeq Sb. Topic " Roza"
01.30	Friday Sermon: Rec.16.11.01®
02.30	Children's Corner: Waaqifeene Nau Prog. No.1
03.00	Liqa Ma'al Arab:
04.00	Computer for Everyone: Part 128 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
04.30	German Mulaqat: ®
05.30	A Talk on the Blessings of Ramadhan:
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
06.55	MTA Mauritius: Ramadhan Mubarik
07.55	Tabbarukat: Speaker Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb. J/S Rabwah 1968
08.45	Liqaa Ma'al Arab: ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
11.00	Darsul Quran No.1: By Hazoor Rec.17.11.01
12.35	Ramadhan and its Issues: 1st Programme. Host: Mubashir A. Ayaz Sb.
13.10	Tilawat, News
13.35	Bengali Service:
14.35	Seerat un Nabi (SAW) – Program No.2 Based on Hadhrat Mirza Bashir Ahmad Sb Book ' Seerat Khatam-ul-Nabiyeen'
15.15	Ramadhan And Us No.1 With Hafiz Fazl-e-Rabi Sb.
15.45	Tilawat
15.55	German Mulaqat With Hazoor
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Ramadhan Mubarik®
19.15	Liqaa Ma'al Arab : ®
20.15	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.42
21.00	Darsul Quran No.1 By Hazoor ®
22.40	German Mulaqat: With Hazoor ®
23.40	Computers for Everyone: Part 128 ®

Sunday 18th November 2001

00.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
00.45	Dars-e-Hadith – No.1
01.00	Dars-ul-Quran: No.1 – Rec.17.12.01
02.30	Children's Corner: Kudak No.27
03.00	Urdu Class: Lesson No.295
04.00	Hamari Kaenat: No.116
04.35	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
05.35	Ramadhan and its Issues Host: Mubashir A. Ayaz Sb.
06.05	Tilawat, News, Dars Hadith
07.00	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
08.00	Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 16
08.25	Hamari Kaenat: No.116®
09.00	Urdu Class: Lesson No.295 ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
11.00	Dars-ul-Quran No.2 Rec.18.02.01
12.40	Ramadhan & its Issues ®
13.05	Tilawat, News
13.40	Bengali service
14.40	Seerat-un-Nabi (SAW): Program No.2
15.20	Ramadhan & Us: with Bashir Orchard Sb.
15.35	Children's Corner: Kudak No. 27
15.55	Tilawat
16.00	Friday Sermon by Hazoor Rec.16.11.01®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	English Programme: National Ijtema 1998
19.00	Urdu Class: ®
20.00	Mulaqat : Young Lajna & Nasirat ®
21.00	Dars-ul-Quran : No.2 ®
22.40	Ramadhan : & its Issue ®
23.00	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Bisham Shangla, Pakistan
23.35	Hamari Kaenat: No.116 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English 7.[illegible] Arabic 7.20 mhz Bengali 7.38 mhz French 7.56 mhz German 7.74 mhz Indonesian / Russian 7.92 mhz Turkish 8.10 mhz

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, November 9, 2001 Issue No. 45

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

دس ہزار تین سو سے زائد افراد کی شرکت

کمبوڈیا، ملائشیا اور سنگاپور کے نمائندگان کی شرکت

(رپورٹ:محمد ظفراللہ ناصر۔ مبلغ سلسلہ)

انڈونیشیا ایک بڑا ملک ہے جس میں چھوٹے بڑے بیسیوں جزائر ہیں۔ ہر جزیرے کی اپنی تہذیب اور تمدن اور اپنی لوکل زبان ہے۔ لیکن انڈونیشین ان سب کی قومی زبان ہے۔ ہمیں ہر سال جلسہ سالانہ پر یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے کہ کس طرح دور دور سے آنے والے تہذیب و تمدن کے اختلاف کے باوجود احمدیت کی برکت سے للہی خلوص و محبت اور وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت کی وجہ سے وہ جلسہ غیر معمولی عظمت و برکت کا حامل جلسہ تھا۔ اس سے جماعت میں غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی اور سارے ملک میں کثرت کے ساتھ جماعت کے پیغام کی اشاعت ہوئی۔ امسال ہمارا جلسہ سالانہ نئے امیر جماعت کی زیر نگرانی ہوا جو جماعت انڈونیشیا کے ایک بزرگ مبلغ مکرم مولانا عبدالواحد صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں یعنی مکرم مولانا عبدالباسط صاحب۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تمام پروگرام نہایت کامیابی سے منعقد ہوئے۔ اس کا مختصر تذکرہ دعا کی غرض سے ہدیۂ قارئین ہے۔

تیاری جلسہ

امسال بھی مکرم کرنل (ریٹائرڈ) محمود احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے جنہوں نے خوب تیاری کی اور سب شعبوں کو متحرک کیا۔

یہ جلسہ سالانہ مرکز جماعت انڈونیشیا کمانگ بوگور میں منعقد ہوا۔ تیاری کے انتظامات خدام، جامعہ احمدیہ کے طلباء اور دوسرے کارکنان نے بڑی محنت سے مکمل کئے۔ مردانہ جلسہ گاہ مسجد الناصر کے سامنے تیار کی گئی جس میں پانچ ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ اس کے دائیں طرف مستورات کے لئے ایک جلسہ گاہ بنائی گئی۔

شعبہ رجسٹریشن

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے لئے رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے جو سینہ پر آویزاں کرنے کی ہدایت تھی۔ اس کارڈ میں ہر ایک کے ضروری کوائف درج تھے۔ مختلف شعبوں کے لئے مختلف رنگوں کے کارڈ جاری کئے گئے۔ آخری دن تک ۱۰۳۲۰ افراد کو رجسٹر کیا گیا۔

تبلیغ سنٹر اور دیگر اہم دفاتر و سٹالز

امسال کے جلسہ سالانہ میں ایک تبلیغ سنٹر بنایا گیا جس میں آنے والوں کو انڈونیشیا اور عالمگیر جماعت کی تبلیغی مساعی کی معلومات فراہم کی گئیں۔ دنیا کے کونے کونے تک پھیلاؤ، سوشل مساعی، خدمت اسلام کا بڑھتا ہوا منصوبہ۔ ایم ٹی اے کی تبلیغی و تربیتی پروگرامز کی چوبیس گھنٹے کی پیشکش اور حضور ایدہ اللہ کا انڈونیشیا میں تبلیغی و تربیتی دورہ اور ملکی عہدیداروں سے ملاقات کی تصویری نمائش لگائی گئی۔ تبلیغ سنٹر کے افتتاح کے موقع پر مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ تبلیغ سنٹر دعوت الی اللہ سنٹر ہے اور جلسہ کے بعد بھی کھلا رہے گا۔

جماعت احمدیہ کا ایک ادارہ جس کا نام وساداامائی ہے یہ سیکرٹری اشاعت کے تحت کام کرتا ہے جلسہ گاہ کے جنوبی طرف ان کے سٹال میں جماعت کی متعدد کتب کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا کی VCD، سوونیرز وغیرہ اشیاء موجود تھیں۔

جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء میں مردوں اور عورتوں کی طرف الگ الگ شعبہ رشتہ ناطہ کے دفاتر قائم کئے گئے تھے۔ اسی طرح مردوں اور خواتین کے لئے ہومیو پیتھک کا خیمہ لگایا گیا تھا جہاں سے مجموعی طور پر ۱۱۱۳ افراد کو طبی سہولت بہم پہنچائی گئی۔

اسی طرح دیگر تمام شعبوں نے بھی نہایت خوش اسلوبی سے تمام امور سرانجام دئے۔

پہلا دن

مورخہ ۷رجون ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ مکرم مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے دیا۔ آپ نے شامل ہونے والوں کو نیک اخلاق اپنانے، نمازوں اور دعاؤں میں شغف اور عہد بیعت کو کماحقہ سمجھ کر اس کو نباہنے کی طرف توجہ دلائی اور کولبوک میں مخالفین کی طرف سے احمدیہ مسجد کے انہدام اور ایک مخلص احمدی کی شہادت کا واقعہ بھی بیان کیا۔

نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اس کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم احمد داؤد صاحب استاذ الجامعہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کے بعد رحمت عزیز صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور امت واحدہ کے احیاء و استحکام کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم منیر الاسلام صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی تھی۔ انہوں نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کامیابی کے موضوع پر خطاب کیا۔ تیسری تقریر مکرم سیوطی عزیز صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی تھی جس کا موضوع "رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دعوت الی اللہ کی تحریک اور مسیح موعودؑ کے موجودہ زمانہ میں عمل در آمد" تھا۔

رات آٹھ بجے ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ کا پہلا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ صدر ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ مکرم مولانا ظفراللہ احمد پونتو صاحب نے بتایا کہ اس وقت ۲۹۷ ہومیو ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن سے ۴۷۵۳۰ مریضوں نے استفادہ کیا جن میں سے اکثریت خدا تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب نے بھی مختصر خطاب میں خدمت خلق کے اس ذریعہ میں بھرپور استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا دن

نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا معصوم احمد صاحب شاہد مبلغ ولایا وسط جاوا نے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے موضوع پر درس دیا۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز مکرم ڈاکٹر ایڈنگ کوستاوی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا قمرالدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے "حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور آپ کی صداقت" کے موضوع پر مدلل خطاب کیا۔

دوسری تقریر مکرم پروفیسر دوام صاحب کی تھی لیکن وہ کسی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکے۔ ان کی جگہ مکرم عبدالرزاق صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی تقریر "انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور اولیاء اللہ کی رسائی کے طریق" کے موضوع پر کی جس میں انہوں نے جزیرہ جاوا میں سابق اولیاء اللہ کے کئی تبلیغی نمونے پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم مولانا محی الدین شاہ صاحب مبلغ ولایا مغربی سماٹرا کی تقریر "پروگرام رشتہ ناطہ" کے موضوع پر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دو بجے دوسرا اجلاس مکرم حاجی انچانگ جارکاسی صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ کمبوڈیا، ملائشیا اور سنگاپور کے وفود کو چند منٹ کے لئے اپنے اپنے ملک میں احمدیت کی موجودہ حالت کو بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اس کے بعد چند نومبائع افراد نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

ساڑھے تین بجے پروفیسر دوام صاحب تشریف لائے جنہوں نے "انڈونیشیا میں مذہبی رواداری" کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ احمدی مسلمان ہیں پس احمدیت ایک حقیقت ہے جسے دنیا کو تسلیم کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تفسیر قرآن بہت اعلیٰ ہے۔

رات سات بجے مکرم امیر صاحب جماعت انڈونیشیا نے لجنہ جلسہ گاہ میں ایک گھنٹے تک "نظام" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح احمدیوں کو تجارت کے شعبہ میں آگے آنے کی تلقین کی۔

مجلس سوال وجواب

رات آٹھ بجے جلسہ گاہ میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مکرم منیر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم محی الدین شاہ صاحب نے نومبایعین اور دوسرے احباب کے سوالات کے جواب دئے۔ اس مجلس میں بعض نومبایعین نے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

تیسرا دن

مورخہ ۸رجون بروز اتوار حسب سابق نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم محمد احمد صاحب مبلغ ولایا مشرقی جاوا نے 'اطاعت کی اہمیت' کے موضوع پر درس دیا۔

اختتامی اجلاس

آٹھ بجے اس جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم معراج الدین شاہد صاحب مبلغ ولایا مغربی جاوا نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔